کتاب الصرف 3

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم
متکلم اسلام

زیر انتظام
eMarkaz emarkaz.org

کتاب الصرف 3

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ۔ آسان انداز میں

مولانا محمد الیاس گھمن متکلم اسلام دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA
emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	کتاب الصرف - حصہ سوم
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	جمادی الاولیٰ 1445ھ - دسمبر 2023ء
بار اشاعت	اول
تعداد	2100
ناشر	دار الایمان

ملنے کا پتہ

دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

فہرست

مادے کے لحاظ سے فعل کی اقسام 6

صحیح: 7

غیر صحیح: 7

تعلیلات: 7

مہموز 8

مہموز کے قواعد: 9

ادغام: 9

استثناء: 11

مہموز کی گردانیں 11

مشق نمبر 11 17

مضاعف 20

مضاعف کے قواعد: 20

ساکن اور مجزوم: 21

مضاعف کی گردانیں 23

مثال 25

مثال کے قواعد: 25

استثناء: 26

مثال کی گردانیں 27

اجوف 31

اجوف کے قواعد: 32

اجوف کی گردانیں 34

مشق نمبر12 37

ناقص 40

ناقص کے قواعد: 40

استثناء: 41

ناقص کی گردانیں 43

لفیف 47

لفیف کے قواعد: 47

لفیف کی گردانیں 48

فعل ماضی کی مزید تفصیلات 55

فعل ماضی قریب 55

فعل ماضی بعید 55

فعل ماضی استمراری 55

فعل جحد 55

فعل مضارع کی مزید تفصیلات 57

فعل مضارع کی علامتیں 57

فعل مضارع کی خصوصیات 57

فعل مضارع مستقبل کی خصوصیات اور علامتیں 58

فعل مستقبل مؤکد 59

گردان نون تاکید ثقیلہ: 59

گردان نون تاکید خفیفہ: 60

فعل ماضی استمراری 60

گردان فعل ماضی استمراری: 60

مشق نمبر 13 61

طلبہ سے گزارشات 65

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مادے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

عربی گرامر میں فعل کی کئی لحاظ سے تقسیم کی گئی ہے۔کچھ تقسیمات ہم پڑھ چکے ہیں؛زمانہ کے اعتبار سے، حروف کی تعداد کے لحاظ سے، فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے وغیرہ۔اسی طرح فعل کی ایک تقسیم صحیح اور غیر صحیح اعتبار سے بھی ہے۔ آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو فعل اپنے وزن کے مطابق استعمال ہوتا ہے اسے فعل صحیح کہتے ہیں اور جو لفظ اپنے وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتا اسے غیر صحیح کہتے ہیں۔

مثلاً نَصَرَ بروزن فَعَلَ؛ یہ صحیح ہے۔لیکن ایک لفظ ہے جس کا قرآن کریم میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے؛ کَانَ۔اس کا مادہ ک و ن ہے۔اس کا پہلا صیغہ فَعَلَ کے وزن پر کَوَنَ ہونا چاہیے تھا، لیکن یہ کَوَنَ نہیں ہے بلکہ کَانَ ہے، یہ غیر صحیح ہے۔اسی طرح ایک لفظ ہے مَدَّ۔یہ اصل میں مَدَدَ بروزن فَعَلَ ہونا چاہیے تھا لیکن ہے نہیں۔یہ بھی غیر صحیح ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو افعال کی سات اقسام بنتی ہیں: صحیح، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف۔ان سات اقسام کو علم الصرف کی اصطلاح میں ہفت اقسام کہا جاتا ہے۔پہلی قسم یعنی صحیح کے علاوہ بقیہ چھ کو غیر صحیح بھی کہا جاسکتا ہے۔ان اقسام میں مختلف مقامات پر کئی طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے صیغے اپنی اصلی شکل تبدیل کرلیتے ہیں۔ تبدیلیوں کا یہ معاملہ بڑا دلچسپ اور عربی گرامر کی خصوصیت ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ علم الصرف کی معراج ہے۔

غیر صحیح افعال میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں بنیادی طور پر دو طرح کی ہیں: لازمی تبدیلی اور اختیاری تبدیلی۔لازمی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ عربی گرامر کی رو سے اس لفظ میں تبدیلی کرنا لازمی ہے۔عرب کے قبائل یا صرف و نحو کے ائمہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ تبدیلی نہ کرتا ہو۔ اختیاری تبدیلی کا معنیٰ یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل یہ تبدیلی کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔تو ہمیں اختیار ہے کہ ہم چاہیں تو تبدیلی کریں اور چاہیں تو تبدیلی نہ کریں۔

اس بحث سے معلوم ہوا کہ مادہ کے اعتبار سے فعل کی دو بنیادی اقسام ہیں: صحیح اور غیر صحیح۔ کسی بھی فعل کے غیر صحیح ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں:

1. اس کے مادہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ آجائے۔
2. اس کے مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔

صحیح:

وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا کوئی حروف علت [واؤ، یا] نہ ہو، نہ ہی دو حروف ایک جیسے ہوں۔ نَصَرَ مَرِضَ کَرُمَ

غیر صحیح:

وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا کوئی حروف علت ہو، یا دو حروف ایک جیسے ہوں۔ غیر صحیح کی چھ اقسام ہیں: مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف۔

تعلیلات:

غیر صحیح میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، وہ کچھ قواعد کے تحت ہوتی ہیں، ان تبدیلیوں کو تعلیلات بھی کہا جاتا ہے۔ تعلیل؛ علت سے نکلا ہے جس کا معنیٰ بیماری ہوتا ہے۔ چونکہ یہ الفاظ ایک طرح سے اصل وزن میں بیماری پیدا کرتے ہیں، اس لیے اس عمل کو تعلیل کہتے ہیں۔ تعلیلات کی بنیادی وجہ ثقل ہے۔ ثقل کا معنی ہے بوجھ، جب کوئی کلمہ زبان پر بھاری ہو جائے، اسے ادا کرنا مشکل ہو تو اس میں مناسب تبدیلی کر دی جاتی ہے تاکہ کلمہ کا بوجھ ختم ہو جائے اور اسے بولنا آسان ہو جائے۔

حروف علت موقع محل اور زبان پر الفاظ کی آسان ادائیگی کی خاطر ایک دوسرے سے بدلتے رہتے ہیں۔

اگر کسی لفظ کے حروفِ اصلی میں حروفِ علت شامل ہوں تو فعل امر، فعل نہی اور کچھ مشتق اسماء بناتے وقت یہ حروف اکثر گر جاتے ہیں۔

مہموز

وہ کلمہ جس کے مادے میں کوئی ایک حرف ہمزہ ہو۔ تینوں حروف کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں بنتی ہیں: مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام۔ نام سے ظاہر ہے؛ مہموز الفاء اسے کہیں گے جس میں فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: اَمَرَ، اَمْرٌ، اٰمِنَ۔ مہموز العین اسے کہیں گے جس میں عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: سَاَلَ سَئِمَ۔ اور مہموز اللام اسے کہیں گے جس میں لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: قَرَاَ، قَرْءٌ، هَنَاَ۔ زیادہ تر تبدیلیاں مہموز الفاء میں ہوتی ہیں، مہموز العین اور مہموز اللام میں بہت کم۔

الفاظ معانی [مہموز]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
شَاءَ	يَشَاءُ	ف	شَأْ	مَشِيْئَةً	ش ی ء	چاہنا	277
رَاٰی	يَرٰی	ف	رَا	رَأْيًا	ر ء ی	دیکھنا	269
اَتٰی	يَأْتِيْ	ض	اِيْتِ	اِتْيَانًا	ء ت ی	آنا	263
جَاءَ	يَجِيْءُ	ض	جِئْ	مَجِيْئَةً	ج ی ء	آنا	236
اَمَرَ	يَأْمُرُ	ن	مُرْ	اَمْرًا	ء م ر	حکم دینا	232
اَخَذَ	يَأْخُذُ	ن	خُذْ	اَخْذًا	ء خ ذ	لینا	142
سَاَلَ	يَسْئَلُ	ف	سَلْ	سُؤَالًا	س ء ل	پوچھنا	119
اَكَلَ	يَأْكُلُ	ن	كُلْ	اَكْلًا	ء ك ل	کھانا	101
سَاءَ	يَسُوْءُ	ن	سُؤْ	سَوْءَةً	س و ء	برا لگنا	39
اَمِنَ	يَأْمَنُ	س	اِيْمَنْ	اَمْنًا	ء م ن	مامون ہونا	25
قَرَاَ	يَقْرَاُ	ف	اِقْرَاْ	قِرَاءَةً	ق ر ء	پڑھنا	17
اَبٰی	يَأْبٰی	ف	اِيْبَ	اِبَاءٌ	ء ب ی	انکار کرنا	13

آپ نے مذکورہ ٹیبل میں دیکھ لیا اور آئندہ آنے والے ٹیبلز میں مزید مثالیں ملاحظہ کریں گے کہ قرآن کریم میں غیر صحیح افعال کثیر تعداد میں آئے ہیں۔ ان افعال کے کئی صیغوں میں مختلف طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا علم چند قواعد سے ہوتا ہے۔ آئندہ اسباق میں ہم ان قواعد کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اگر گردانیں صحیح طرح سے یاد کی ہوں اور ان کی پریکٹس بھی کی ہو تو اگرچہ قواعد ذہن میں حاضر نہ بھی ہوں تب بھی ہم صیغے پہچاننے اور بنانے میں غلطی نہیں کرتے، ان صیغوں میں ہونے والی تبدیلیاں از خود ہماری زبان پر جاری ہو جاتی ہیں۔ اس لیے گردانوں کو یاد کرنے اور دہرانے میں کبھی بھی سستی نہ کریں۔

مہموز کے قواعد:

مہموز کے قواعد پڑھنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ حرکات ثلاثہ یعنی زبر زیر پیش کو تین حروف سے خاص مناسبت ہے۔ زبر کو الف سے، زیر کو یا سے اور پیش کو واؤ سے۔ زبر کو کھینچیں تو الف کی آواز نکلتی ہے زیر کو کھینچیں تو یا کی اور پیش کو کھینچیں تو واؤ کی آواز آتی ہے۔ اس کو یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اگر الف سے پہلے زبر ہو، یا سے پہلے زیر اور واؤ سے پہلے پیش ہو تو کہا جاتا ہے کہ ان کے ماقبل کی حرکات ان کے موافق ہیں۔

ادغام:

دو حروف ایک جیسے ہوں، پہلا ساکن ہو، دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے حرف میں مدغم [شامل] کر کے تشدید لگا کر پڑھتے ہیں، اسے ادغام کہتے ہیں۔

رَبْ بٌ = رَبٌّ مَدْدٌ = مَدٌّ

1- جب کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ پر موجود حرکت کے موافق بدل دیتے ہیں۔ یہ لازمی تبدیلی ہے۔

ءَءْ = ءَا ءِءْ = ءِيْ ءُءْ = ءُوْ

زبر والی پہلی تبدیلی کو کھڑی زبر یا مد سے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اٰ، آ

اٰمِنَ سے باب افعال کا پہلا صیغہ ءَاْمَنَ بنتا ہے، جو اٰمَنَ ہو جائے گا۔ ماضی کے باقی تمام صیغے بھی اسی طرح "ءَا" کی بجائے "اٰ" سے شروع ہوں گے۔ مصدر اِءْمَانًا ہو گا جو بدل کر اِيْمَانٌ ہو جائے گا، باب افعال سے مضارع کا

واحد متکلم کا صیغہ أُءْمِنُ ہو گا جو بدل کر أُوْمِنُ ہو جائے گا۔

ثلاثی مجرد کے تمام چھ ابواب میں صرف واحد متکلم کے صیغے میں یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

معروف: آأْكُلُ = اٰكُلُ آأْمُرُ = اٰمُرُ

مجہول: أُأْكَلُ = أُوْكَلُ أُأْمَرُ = أُوْمَرُ

2- ہمزہ ساکن ہو اور ما قبل حرف؛ ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور متحرک ہو تو ہمزہ کو اس پہلے حرف کی حرکت سے بدل دینا جائز ہے۔ یہ اختیاری تبدیلی ہے۔ بعض قراءات میں ذِئْبٌ کو ذِيْبٌ پڑھا جاتا ہے۔

رَأْسٌ=رَاسٌ ذِئْبٌ=ذِيْبٌ

3- ہمزہ اگر مفتوحہ اور اس سے ما قبل حرف پر پیش یا زیر ہو تو ہمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کر دینا جائز ہے، لیکن تبدیل شدہ حرف پر فتحہ بر قرار رہے گی۔

هُزُءًا=هُزُوًا كُفُؤًا=كُفُوًا مِئَةٌ=مِيَةٌ

4- ہمزہ متحرک ہو اور ما قبل ساکن حرف علت ہو تو ہمزہ کو ما قبل حرف میں بدل کر دونوں کا ادغام کر سکتے ہیں۔ یعنی یہ تبدیلی بھی اختیاری ہے۔

نَبْءٌ، خبر دینا: سے اسم صفت کا صیغہ نَبِيْءٌ [نَ بِ یْ ءٌ] بنتا ہے، ہم چاہیں تو اسے نَبِيٌّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آپ نے بعض قراء کرام سے سنا ہو گا کہ وہ نَبِيْءٌ پڑھتے ہیں۔ جبکہ ہم جو قراءۃ پڑھتے ہیں، جسے قراءۃ حفص کہا جاتا ہے، اس میں نَبِيٌّ ہی پڑھا جاتا ہے۔

5- ہمزہ استفہام کے بعد اگر معرف باللام اسم آجائے تو ہمزہ استفہام کو "مد" دے دیتے ہیں۔

أَاَللّٰهُ=آٰللّٰهُ أَاَلْئٰنَ=آٰلْئٰنَ

ہوم ورک:

مذکورہ افعال سے صرف صغیر اور کبیر کی گردانیں دہرائیں اور مہموز الفا، مہموز العین اور مہموز اللام کے دو دو مصادر سے گردانیں لکھ کر لائیں۔

استثناء:

1- مہموز الفاء کے تین الفاظ کا فعل امر قاعدے کے خلاف [سماعی] آتا ہے، یعنی عربوں سے اسی طرح سنا گیا ہے۔ اَمَرَ، اَکَلَ، اَخَذَ۔ ان کا امر اُؤمُرْ، اُؤکُلْ اور اُؤخُذْ آنا چاہیے لیکن یہ مُرْ، کُلْ اور خُذْ آتا ہے۔

2- لفظ اَخَذَ باب افتعال میں بھی خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔ قاعدے کے مطابق اس کی اصلی شکل اِئْتَخَذَ، یَأْتَخِذُ، اِئْتِخَاذًا بنتی ہے جسے قواعد کے مطابق تبدیل ہو کر اِیْتَخَذَ، یَاتَخِذُ، اِیْتِخَاذًا ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اہل عرب اس فعل میں ء کو ت میں بدل کر افتعال والی ت میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اِتْتَخَذَ، یَتْتَخِذُ، اِتْتِخَاذًا اور پھر ان سے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتِّخَاذًا بن جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں یہ دونوں طرح کے استثناء کئی مقامات پر استعمال ہوئے ہیں، انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں تاکہ ترجمہ کرتے وقت صیغے کی پہچان ہو سکے۔

مہموز کی گردانیں

مہموز الفاء سے ماضی معروف کی گردان [باب نصر]

اَمَرَ، اَمَرَا، اَمَرُوْا، اَمَرَتْ، اَمَرَتَا، اَمَرْنَ، اَمَرْتَ، اَمَرْتُمَا، اَمَرْتُمْ، اَمَرْتِ، اَمَرْتُمَا، اَمَرْتُنَّ، اَمَرْتُ، اَمَرْنَا

ماضی مجہول کی گردان

اُمِرَ، اُمِرَا، اُمِرُوْا، اُمِرَتْ، اُمِرَتَا، اُمِرْنَ، اُمِرْتَ، اُمِرْتُمَا، اُمِرْتُمْ، اُمِرْتِ، اُمِرْتُمَا، اُمِرْتُنَّ، اُمِرْتُ، اُمِرْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَأْمُرُ، یَأْمُرَانِ، یَأْمُرُوْنَ، تَأْمُرُ، تَأْمُرَانِ، یَأْمُرْنَ، تَأْمُرُ، تَأْمُرَانِ، تَأْمُرُوْنَ، تَأْمُرِیْنَ، تَأْمُرَانِ، تَأْمُرْنَ، اٰمُرُ، نَأْمُرُ

مضارع مجہول کی گردان

يُؤْمَرُ، يُؤْمَرَانِ، يُؤْمَرُوْنَ، تُؤْمَرُ، تُؤْمَرَانِ، يُؤْمَرْنَ، تُؤْمَرُ، تُؤْمَرَانِ، تُؤْمَرُوْنَ، تُؤْمَرِيْنَ، تُؤْمَرَانِ، تُؤْمَرْنَ، أُؤْمَرُ، نُؤْمَرُ

امر حاضر معروف کی گردان

مُرْ، مُرَا، مُرُوْا، مُرِیْ، مُرَا، مُرْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُؤْمَرْ، لِتُؤْمَرَا، لِتُؤْمَرُوْا، لِتُؤْمَرِیْ، لِتُؤْمَرَا، لِتُؤْمَرْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَأْمُرْ، لَا يَأْمُرَا، لَا يَأْمُرُوْا، لَا تَأْمُرْ، لَا تَأْمُرَا، لَا يَأْمُرْنَ، لَا تَأْمُرْ، لَا تَأْمُرَا، لَا تَأْمُرُوْا، لَا تَأْمُرِیْ، لَا تَأْمُرَا، لَا تَأْمُرْنَ، لَا اٰمُرْ، لَا نَأْمُرْ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُؤْمَرْ، لَا يُؤْمَرَا، لَا يُؤْمَرُوْا، لَا تُؤْمَرْ، لَا تُؤْمَرَا، لَا يُؤْمَرْنَ، لَا تُؤْمَرْ، لَا تُؤْمَرَا، لَا تُؤْمَرُوْا، لَا تُؤْمَرِیْ، لَا تُؤْمَرَا، لَا تُؤْمَرْنَ، لَا أُوْمَرْ، لَا نُؤْمَرْ

مہموز الفاء سے ماضی معروف کی گردان [باب سمع]

اَمِنَ، اَمِنَا، اَمِنُوْا، اَمِنَتْ، اَمِنَتَا، اَمِنَّ، اَمِنْتَ، اَمِنْتُمَا، اَمِنْتُمْ، اَمِنْتِ، اَمِنْتُمَا، اَمِنْتُنَّ، اَمِنْتُ، اَمِنَّا

ماضی مجہول کی گردان

اُمِنَ، اُمِنَا، اُمِنُوْا، اُمِنَتْ، اُمِنَتَا، اُمِنَّ، اُمِنْتَ، اُمِنْتُمَا، اُمِنْتُمْ، اُمِنْتِ، اُمِنْتُمَا، اُمِنْتُنَّ، اُمِنْتُ، اُمِنَّا

مضارع معروف کی گردان

يَأْمَنُ، يَأْمَنَانِ، يَأْمَنُوْنَ، تَأْمَنُ، تَأْمَنَانِ، يَأْمَنَّ، تَأْمَنُ، تَأْمَنَانِ، تَأْمَنُوْنَ، تَأْمَنِيْنَ، تَأْمَنَانِ، تَأْمَنَّ، اٰمَنُ، نَأْمَنُ

مضارع مجہول گردان

يُؤْمَنُ، يُؤْمَنَانِ، يُؤْمَنُوْنَ، تُؤْمَنُ، تُؤْمَنَانِ، يُؤْمَنَّ، تُؤْمَنُ، تُؤْمَنَانِ، تُؤْمَنُوْنَ، تُؤْمَنِيْنَ، تُؤْمَنَانِ، تُؤْمَنَّ، أُوْمَنُ، نُؤْمَنُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِيْمَنْ، اِيْمَنَا، اِيْمَنُوْا، اِيْمَنِيْ، اِيْمَنَا، اِيْمَنَّ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُؤْمَنْ، لِتُؤْمَنَا، لِتُؤْمَنُوْا، لِتُؤْمَنِيْ، لِتُؤْمَنَا، لِتُؤْمَنَّ

نہی معروف کی گردان

لَايَأْمَنْ، لَايَأْمَنَا، لَايَأْمَنُوْا، لَاتَأْمَنْ، لَاتَأْمَنَا، لَايَأْمَنَّ، لَاتَأْمَنْ، لَاتَأْمَنَا، لَاتَأْمَنُوْا، لَاتَأْمَنِيْ، لَاتَأْمَنَا، لَاتَأْمَنَّ، لَااٰمَنْ، لَانَأْمَنْ

نہی مجہول کی گردان

لَايُؤْمَنْ، لَايُؤْمَنَا، لَايُؤْمَنُوْا، لَاتُؤْمَنْ، لَاتُؤْمَنَا، لَايُؤْمَنَّ، لَاتُؤْمَنْ، لَاتُؤْمَنَا، لَاتُؤْمَنُوْا، لَاتُؤْمَنِيْ، لَاتُؤْمَنَا، لَاتُؤْمَنَّ، لَا أُوْمَنْ، لَانُؤْمَنْ

مہموز العین سے ماضی معروف کی گردان [باب فتح]

سَأَلَ، سَأَلَا، سَأَلُوْا، سَأَلَتْ، سَأَلَتَا، سَأَلْنَ، سَأَلْتَ، سَأَلْتُمَا، سَأَلْتُمْ، سَأَلْتِ، سَأَلْتُمَا، سَأَلْتُنَّ، سَأَلْتُ، سَأَلْنَا

ماضی مجہول کی گردان

سُئِلَ، سُئِلَا، سُئِلُوْا، سُئِلَتْ، سُئِلَتَا، سُئِلْنَ، سُئِلْتَ، سُئِلْتُمَا، سُئِلْتُمْ، سُئِلْتِ، سُئِلْتُمَا، سُئِلْتُنَّ، سُئِلْتُ، سُئِلْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَسْئَلُ، يَسْئَلَانِ، يَسْئَلُوْنَ، تَسْئَلُ، تَسْئَلَانِ، يَسْئَلْنَ، تَسْئَلُ، تَسْئَلَانِ، تَسْئَلُوْنَ، تَسْئَلِيْنَ، تَسْئَلَانِ، تَسْئَلْنَ، اَسْئَلُ، نَسْئَلُ

مضارع مجہول کی گردان

يُسْئَلُ، يُسْئَلَانِ، يُسْئَلُوْنَ، تُسْئَلُ، تُسْئَلَانِ، يُسْئَلْنَ، تُسْئَلُ، تُسْئَلَانِ، تُسْئَلُوْنَ، تُسْئَلِيْنَ، تُسْئَلَانِ، تُسْئَلْنَ، اُسْئَلُ، نُسْئَلُ

امر حاضر معروف

اِسْئَلْ، اِسْئَلَا، اِسْئَلُوْا، اِسْئَلِيْ، اِسْئَلَا، اِسْئَلْنَ / سَلْ، سَلَا، سَلُوْا، سَلِيْ، سَلَا، سَلْنَ

امر مجہول

لِيُسْئَلْ، لِيُسْئَلَا، لِيُسْئَلُوْا، لِتُسْئَلْ، لِتُسْئَلَا، لِيُسْئَلْنَ، لِتُسْئَلْ، لِتُسْئَلَا، لِتُسْئَلُوْا، لِتُسْئَلِيْ، لِتُسْئَلَا، لِتُسْئَلْنَ، لِاُسْئَلْ، لِنُسْئَلْ

نہی معروف کی گردان

لَايَسْئَلْ، لَايَسْئَلَا، لَايَسْئَلُوْا، لَاتَسْئَلْ، لَاتَسْئَلَا، لَايَسْئَلْنَ، لَاتَسْئَلْ، لَاتَسْئَلَا، لَاتَسْئَلُوْا، لَاتَسْئَلِيْ، لَاتَسْئَلَا، لَاتَسْئَلْنَ، لَااَسْئَلْ، لَانَسْئَلْ

نہی مجہول کی گردان

لَايُسْئَلْ، لَايُسْئَلَا، لَايُسْئَلُوْا، لَاتُسْئَلْ، لَاتُسْئَلَا، لَايُسْئَلْنَ، لَاتُسْئَلْ، لَاتُسْئَلَا، لَاتُسْئَلُوْا،

لَاتُسْئَلِيْ، لَاتُسْئَلَا ، لَاتُسْئَلْنَ، لَااُسْئَلْ، لَانُسْئَلْ

مہموز اللام سے ماضی معروف کی گردان [باب فتح]

قَرَاَ، قَرَءَا، قَرَؤُوْا، قَرَاَتْ، قَرَاَتَا، قَرَاْنَ، قَرَاْتَ، قَرَاْتُمَا، قَرَاْتُمْ، قَرَاْتِ، قَرَاْتُمَا، قَرَاْتُنَّ، قَرَاْتُ، قَرَاْنَا

ماضی مجہول کی گردان

قُرِاَ، قُرِءَا، قُرِؤُوْا، قُرِاَتْ، قُرِاَتَا، قُرِاْنَ، قُرِاْتَ، قُرِاْتُمَا، قُرِاْتُمْ، قُرِاْتِ، قُرِاْتُمَا، قُرِاْتُنَّ، قُرِاْتُ، قُرِاْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَقْرَاُ، يَقْرَءَانِ، يَقْرَؤُوْنَ، تَقْرَاُ، تَقْرَءَانِ، يَقْرَاْنَ، تَقْرَاُ، تَقْرَءَانِ، تَقْرَؤُوْنَ، تَقْرَئِيْنَ، تَقْرَءَانِ، تَقْرَاْنَ، اَقْرَاُ، نَقْرَاُ

مضارع مجہول کی گردان

يُقْرَاُ، يُقْرَاٰنِ، يُقْرَاُوْنَ، تُقْرَاُ، تُقْرَاٰنِ، يُقْرَاْنَ، تُقْرَاُ، تُقْرَاٰنِ، تُقْرَاُوْنَ، تُقْرَئِيْنَ، تُقْرَاٰنِ، تُقْرَاْنَ، اُقْرَاُ، نُقْرَاُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِقْرَاْ، اِقْرَءَا، اِقْرَؤُوْا، اِقْرَئِيْ، اِقْرَءَا، اِقْرَاْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُقْرَاْ، لِتُقْرَءَا، لِتُقْرَؤُوْا، لِتُقْرَئِيْ، لِتُقْرَءَا، لِتُقْرَاْنَ

نہی معروف کی گردان

لَايَقْرَاْ، لَايَقْرَءَا، لَايَقْرَؤُوْا، لَاتَقْرَاْ، لَاتَقْرَءَا، لَايَقْرَاْنَ، لَاتَقْرَاْ، لَاتَقْرَءَا، لَاتَقْرَؤُوْا، لَاتَقْرَئِيْ،

لَاتَقْرَءَا، لَاتَقْرَأْنَ، لَااَقْرَأْ، لَانَقْرَأْ

نہی مجہول کی گردان

لَایُقْرَأْ، لَایُقْرَءَا، لَایُقْرَؤُوْا، لَاتُقْرَأْ، لَاتُقْرَءَا، لَایُقْرَأْنَ، لَاتُقْرَأْ، لَاتُقْرَءَا، لَاتُقْرَؤُوْا، لَاتُقْرَئِیْ، لَاتُقْرَءَا، لَاتُقْرَأْنَ، لَااُقْرَأْ، لَانُقْرَأْ

افعالِ مقاربہ

افعال مقاربہ چار افعال ہیں۔ ان کے بعد کوئی اسم آتا ہے اور ان کی خبر عام طور پر فعل مضارع سے آتی ہے۔

عَسٰی، کَادَ، اَوْشَكَ، کَرُبَ

عَسٰی کا معنیٰ: امید ہے، ہو سکتا ہے، ممکن ہے، عین ممکن ہے، کچھ بعید نہیں، بہت جلد۔

کَادَ، اَوْشَكَ، کَرُبَ کا معنیٰ: یوں لگتا ہے، عنقریب، قریب ہے، بہت جلد۔

عَسٰی اور کَادَ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اَوْشَكَ اور کَرُبَ قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔

عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کفار کا جنگی زور توڑ دے۔
فَاُولٰٓئِكَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ	تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے۔
عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا	امید ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا۔
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	بہت جلد آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔
یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ	یوں لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے گی۔
لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا	وہ لوگ بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے!
یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ	یوں لگتا ہے کہ اس کا تیل خود بخود ہی روشن ہو جائے گا۔
عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا	ہو سکتا ہے وہ بالکل قریب ہی ہو۔
عَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ	ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔

مشق نمبر 11

مختصر جواب لکھیں۔

1۔ صحیح اور غیر صحیح کے اعتبار سے افعال کی کتنی اقسام ہیں؟

2۔ غیر صحیح کی اقسام کے نام لکھیں۔

3۔ غیر صحیح افعال میں کتنی طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

4۔وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا حرف علت یا دو حرف ایک جیسے نہ ہوں اسے کیا کہتے ہیں؟

5۔ تعلیلات کی تعریف کریں۔

6۔ مہموز الام اور مہموز العین میں فرق بیان کریں۔

7۔ادغام کی تعریف کریں۔

8۔استثناء کا مطلب بیان کریں۔

9۔ غیر صحیح کی تعریف کریں۔

10۔کَانَ اصل میں کیا ہے؟

خالی جگہ پر کریں۔

1۔ جو فعل اپنے وزن کے مطابق استعمال ہوتا ہے اسے فعل...........کہتے ہیں۔

2۔ جو لفظ اپنے وزن کے مطابق استعمال نہ ہو اسے...........کہتے ہیں۔

3۔ بنیادی طور پر افعال کی...........اقسام ہوتی ہیں۔

4۔مادے میں حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی...........اقسام ہیں۔

5۔ تعلیل...........سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں...........ہے۔

6۔وہ فعل جس کے مادے میں کوئی ایک حرف ہمزہ ہو...........کہلاتا ہے۔

7۔شَآءَ کا مادہ...........ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں۔

1۔ غیر صحیح افعال میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی اقسام ہیں:

چار دو پانچ

2۔کَانَ اور مَدَّ افعال ہیں:

صحیح غیر صحیح رباعی

3۔ فعل غیر صحیح بننے کی وجہ:

چار اصلی حروف ہوں حرف علت یا ہمزہ آ جائے حرف زائد آ جائے

4۔ ہفت اقسام............اصطلاح ہے:

علم الفقہ کی علم الکلام کی علم الصرف کی

5۔نَصَرَ مَرِضَ کَرُمَ افعال ہیں:

صحیح رباعی غیر صحیح

6۔ غیر صحیح میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان کی بنیادی وجہ ہے:

حروف زائدہ حروف علت ثقل

7۔ حرکات ثلاثہ کو تین حروف سے خاص مناسبت ہے:

ن م ف ف ع ل و ا ی

8۔رَبٌّ اور مَدٌّ میں قاعدہ ہو گا:

استثناء کا ادغام کا اجوف کا

9۔ذِئبٌ اور رَأْسٌ میں تبدیلی ہے:

اختیاری لازمی کوئی تبدیلی نہیں

10۔ ہمزہ استفہام کے بعد اگر معرف بالام اسم آ جائے تو ہمزہ استفہام کو دیتے ہیں:

جزم دو زبر مد

11۔ مہموز الفاء کے تین الفاظ کا فعل امر قاعدے کے خلاف آتا ہے جو کہ:

گرامر کی رو سے ہے　　　سماعی ہے　　　علمائے صرف نے بنایا ہے

12۔ءَءْ سے ءَا، ءِءْ سے ءِیْ، ءُءْ سے ءُوْ یہ تبدیلی:

لازمی ہے　　　اختیاری ہے　　　غلط ہے

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں۔

شِئْتُنَّ	اٰمَنُوْا	رَاَیْتُمَا	قَرَاْتِ
تَاْتُوْنَ	یَقْرَءُوْنَ	جَآءَ	اَبَیْنَ
تَاْمُرِیْنَ	لِیَاْمُرَا	اُخِذْنَا	خُذُوْا
یَاْخُذْنَ	لِنَاْکُلُ	نَسْئَلُ	اِمِنُوْا
اَکَلْتُ	اِقْرَاْ	تَسُوْءُ	لِیَقْرَاْنَ

درج ذیل آیات کا ترجمہ و ترکیب کریں، مہموز الفاظ کی پہچان کریں اور بتائیں کہ ان میں کون سا قاعدہ لگا ہے یا لگ سکتا ہے۔

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ	لَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ
اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ	فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا	وَاْمُرْ قَوْمَكَ
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ	اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ	فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا	وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ

مضاعف

مضاعف کا معنی ہے دوگنا۔ وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں۔ جیسے ف رر۔

الفاظ معانی [مضاعف - ثلاثی مجرد]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
ضَلَّ	يَضِلُّ	ض	اِضْلِلْ	ضَلَالَةً	ض ل ل	گمراہ ہونا	113
حَيِيَ	يَحْيَا	س	اِحْيَ	حَيَاةً	ح ی ی	زندہ ہونا	83
ظَنَّ	يَظُنُّ	ن	اُظْنُنْ	ظَنًّا	ظ ن ن	گمان کرنا	68
مَسَّ	يَمَسُّ	س	اِمْسَسْ	مَسًّا	م س س	چھونا	58
رَدَّ	يَرُدُّ	ن	اُرْدُدْ	رَدًّا	ر د د	لوٹانا	45
صَدَّ	يَصُدُّ	ن	اُصْدُدْ	صَدًّا	ص د د	روکنا	39
ضَرَّ	يَضُرُّ	ن	اُضْرُرْ	ضَرًّا	ض ر ر	نقصان دینا	31
غَرَّ	يَغُرُّ	ن	اُغْرُرْ	غُرُوْرًا	غ ر ر	دھوکہ دینا	24
وَدَّ	يَوَدُّ	ف	اِيْدَدْ	وَدًّا	و د د	چاہنا	18
عَدَّ	يَعُدُّ	ن	اُعْدُدْ	عَدًّا	ع د د	گننا	17
مَدَّ	يَمُدُّ	ن	اُمْدُدْ	مَدًّا	م د د	پھیلانا	17

مضاعف کے قواعد:

پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ کسی مادے میں دو حروف ایک جیسے آنے کی تین صورتیں ہیں، فاء اور عین کلمہ ایک جیسے ہوں، فاء اور لام کلمہ ایک جیسے ہوں، عین اور لام کلمہ ایک جیسے ہوں، ان میں صرف تیسری صورت میں قواعد جاری ہوتے ہیں۔ مضاعف میں ادغام کا قاعدہ لگتا ہے۔

پہلی صورت: قَلْقٌ بے چینی، ثُلُثٌ ایک تہائی؛ اور دوسری صورت دَدَنٌ کھیل تماشا، بَبْرٌ شیر۔ ان دونوں

میں ادغام نہیں ہو گا۔ تیسری صورت: شَقٌّ [ش ق ق] یہاں ادغام ہو گا۔ جو حروف ایک جیسے ہوتے ہیں ان میں سے پہلے کو مثلِ اول اور دوسرے کو مثلِ ثانی کہیں گے۔ اب قواعد ملاحظہ فرمائیں:

1- کسی مادے میں کوئی حرف دو دفعہ آجائے اور مثل اول یعنی پہلا حرف ساکن اور مثل ثانی یعنی دوسرا حرف متحرک ہو تو ان کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں۔

رَبْ بٌ = رَبٌّ　　سِرْرٌ = سِرٌّ

2- اگر مِثلَین [ایک جیسے دونوں حرف] متحرک ہوں تو مثل اول کی حرکت کو گرا کر ساکن کر دیتے ہیں پھر ان کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں۔

مَدَدَ = مَدَّ　　اِمْتَدَدَ = اِمْتَدَّ

3- یہ قاعدہ؛ دوسرے قاعدے سے ہی متعلق ہے، اگر مثلین متحرک ہوں اور ان سے پہلے ساکن حرف ہو تو مثل اول کی حرکت اس ساکن حرف کو دے کر پھر ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔

یَمْدُدُ = یَمُدُّ　　یَفْرِرُ = یَفِرُّ

ساکن اور مجزوم:

مضاعف کے مزید قواعد پڑھنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ ساکن اور مجزوم میں کیا فرق ہوتا ہے۔ ساکن کا معنی ہوتا ہے ایسا حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو، جو ذاتی طور پر ہی حرکت سے محروم ہو۔ مثلاً شَقَقْتَ میں دوسرا قاف۔ جبکہ مجزوم وہ حرف ہوتا ہے جس پر کسی عامل کی وجہ سے سکون کی علامت آئی ہو۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع پر کوئی حرفِ جازمہ داخل ہو تو اس کے آخری حرف پر جزم آتی ہے۔ اسی طرح فعل امر اور فعل نہی میں بھی آخری حرف پر جزم آتی ہے۔ لَمْ یَنْصُرْ - اُنْصُرْ - لَا تَنْصُرْ [ن = ساکن، ر = مجزوم]

4- اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی ساکن تو ادغام نہیں ہوتا۔

مثلاً: شَقَقْنَ، شَقَقْتَ، شَقَقْتُمَا، شَقَقْتُمْ ......

[ماضی کی گردان کے پانچویں سے آخری صیغے تک]

5- اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی مجزوم ہونے کی وجہ سے ساکن ہو تو ایسی صورت میں ادغام کرنا یا نہ

کرنا[ادغام اور فَكِّ ادغام] دونوں جائز ہیں۔

یَمْدُدُ فعل مضارع سے فعل امر = اُمْدُدْ

یَمُدُّ فعل مضارع سے فعل امر = مُدَّ

6- باب افتعال کاف کلمہ اگر د ذ یا ز میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ت تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ف کلمہ کی جگہ ہو۔ پھر ادغام ہوتا ہے۔

دَخَلَ سے باب افتعال اِدْتَخَلَ، ت کو د بنایا اِدْدَخَلَ، پھر ادغام کیا تو اِدَّخَلَ بن گیا۔

ذَکَرَ سے باب افتعال اِذْتَکَرَ، ت کو ذ بنایا اِذْذَکَرَ، پھر ادغام کیا تو اِذَّکَرَ بن گیا۔

زَجَرَ سے باب افتعال اِزْتَجَرَ، ت کو ز بنایا اِزْزَجَرَ، پھر ادغام کیا تو اِزَّجَرَ بن گیا۔

7- باب افتعال کاف کلمہ اگر ص ض ط ظ میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ت تبدیل ہو کر ط بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ادغام کی ضرورت نہیں ہوتی۔

صَبَرَ سے اِصْتَبَرَ، ت کو ط میں بدلا تو اِصْطَبَرَ بن گیا۔ اسی طرح ضَرَّ کو باب افتعال میں اِضْتَرَّ کے بجائے اِضْطَرَّ پڑھتے ہیں۔

ہاں اگر ف کلمہ ط ہو تو ادغام ہو گا، طَلَعَ سے باب افتعال اِطْتَلَعَ، پھر اِطْطَلَعَ بنا کر ادغام کیا تو اِطَّلَعَ بن گیا۔

8- باب تفعّل یا تفاعل کے ف کلمہ کی جگہ اگر ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ میں سے کوئی حرف آجائے تو ان ابواب کی ت تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ف کلمہ کی جگہ ہے اور ادغام ہوتا ہے۔ چونکہ ادغام میں پہلے حرف کو ساکن کرنا ہوتا ہے اس لیے لفظ کے شروع میں ہی سکون آجاتا ہے، اور ظاہر بات ہے کہ پہلے ہی حرف کو ساکن پڑھنا ممکن نہیں، تو شروع میں ہمزۃ الوصل لگاتے ہیں۔

ذَکَرَ سے باب تفعّل تَذَکَّرَ بنا، ت کو ذ میں بدلا تو ذَذَکَّرَ ہو گیا، اب مثلین اکٹھے ہیں اور دونوں متحرک ہیں تو ادغام کرنے کے لیے مثل اول کو ساکن کریں گے ذْذَکَّرَ بن گیا، اسے پڑھنا ممکن نہیں تو شروع میں ہمزۃ الوصل لگا کر ادغام کریں گے اِذَّکَّرَ بن جائے گا۔

اسی طرح ثَقُلَ سے باب تفاعل تَثَاقَلَ، پھر ثَثَاقَلَ، پھر ثْثَاقَلَ پھر اِثْثَاقَلَ، پھر اِثَّاقَلَ۔ یہ قاعدہ اختیاری ہے۔

9- باب تفعیل اور تفاعل کے جن دو صیغوں میں دو ت یکجا ہو جاتی ہیں اور ایک کو گرا دینا جائز ہے۔ تَتَذَكَّرُ کو تَذَكَّرُ اور تَتَشَقَّقُ کو تَشَقَّقُ پڑھنا جائز ہے۔

10- آخری بات یہ ذہن میں رکھیں کہ بعض الفاظ کے ایک سے زیادہ معانی ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ایک معنی دینے والے اسم کو ادغام کے ساتھ اور دوسرا معنی دینے والے کو بغیر ادغام کے پڑھتے اور لکھتے ہیں تاکہ پہچان رہے اور خلط ملط نہ ہوں۔

مَدٌّ کھینچنا، مَدَدٌ مدد کرنا سَبٌّ گالی دینا، سَبَبٌ سبب، وجہ

قَصٌّ کاٹنا، قَصَصٌ قصہ بیان کرنا

- مضاعف کے الفاظ معانی والے ٹیبل کو دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ مضاعف؛ ثلاثی مجرد کے تین ابواب "ضَرَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ" سے استعمال ہوتا ہے۔

ہوم ورک:

مضاعف کے پانچ مصادر سے گردانیں کریں۔

مضاعف کی گردانیں

ماضی معروف کی گردان [باب سمع]

مَسَّ، مَسَّا، مَسُّوا، مَسَّتْ، مَسَّتَا، مَسِسْنَ، مَسِسْتَ، مَسِسْتُمَا، مَسِسْتُمْ، مَسِسْتِ، مَسِسْتُمَا، مَسِسْتُنَّ، مَسِسْتُ، مَسِسْنَا

ماضی مجہول کی گردان

مُسَّ، مُسَّا، مُسُّوا، مُسَّتْ، مُسَّتَا، مُسِسْنَ، مُسِسْتَ، مُسِسْتُمَا، مُسِسْتُمْ، مُسِسْتِ، مُسِسْتُمَا، مُسِسْتُنَّ، مُسِسْتُ، مُسِسْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَمَسُّ، يَمَسَّانِ، يَمَسُّونَ، تَمَسُّ، تَمَسَّانِ، يَمْسَسْنَ، تَمَسُّ، تَمَسَّانِ، تَمَسُّونَ، تَمَسِّيْنَ، تَمَسَّانِ،

تَمْسَسْنَ، اَمَسُّ، نَمَسُّ

مضارع مجہول کی گردان

يُمَسُّ، يُمَسَّانِ، يُمَسُّوْنَ، تُمَسُّ، تُمَسَّانِ، يُمْسَسْنَ، تُمَسُّ، تُمَسَّانِ، تُمَسُّوْنَ، تُمَسِّيْنَ، تُمَسَّانِ، تُمْسَسْنَ، اُمَسُّ، نُمَسُّ

امر حاضر معروف کی گردان

مَسَّ، مَسَّا، مَسُّوْا، مَسِّيْ، مَسَّا، اِمْسَسْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُمَسَّ، لِتُمَسَّا، لِتُمَسُّوْا، لِتُمَسِّيْ، لِتُمَسَّا، لِتُمْسَسْنَ

نہی معروف کی گردان

لَايَمَسَّ، لَايَمَسَّا، لَايَمَسُّوْا، لَاتَمَسَّ، لَا تَمَسَّا، لَايَمْسَسْنَ، لَاتَمَسَّ، لَاتَمَسَّا، لَاتَمَسُّوْا، لَاتَمَسِّيْ، لَاتَمَسَّا، لَاتَمْسَسْنَ، لَااَمَسَّ، لَانَمَسَّ

نہی معروف کی گردان

لَايُمَسَّ، لَايُمَسَّا، لَايُمَسُّوْا، لَاتُمَسَّ، لَاتُمَسَّا، لَايُمْسَسْنَ، لَاتُمَسَّ، لَاتُمَسَّا، لَاتُمَسُّوْا، لَاتُمَسِّيْ، لَاتُمَسَّا، لَاتُمْسَسْنَ، لَا اُمَسَّ، لَانُمَسَّ

عربی زبان میں جملوں کے معانی الفاظ کی ترتیب سے نہیں بلکہ اعراب سے نکلتے ہیں، یعنی اگر ترتیب کو بدل بھی دیا جائے تو معانی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، البتہ بات کا وزن ایک چیز سے دوسری چیز پر منتقل ہو جائے گا۔

- نَصَرَ حَامِدٌ عَلِيًّا حامد نے علی کی مدد کی۔
- حَامِدٌ نَصَرَ عَلِيًّا حامد نے ہی علی کی مدد کی۔
- عَلِيًّا نَصَرَهٗ حَامِدٌ علی ہی وہ آدمی ہے جس کی مدد حامد نے کی۔

مثال

وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ اگر ف کی جگہ واؤ ہو تو وہ کلمہ مثال واوی کہلائے گا جیسے: وَعَدَ، وَعْدٌ، وَضَعَ ، وَضْعٌ ، وَرِمَ، وَرَمٌ۔ اور اگر ف کی جگہ ی ہو تو مثال یائی کہلائے گا جیسے یَسَرَ ، یُسْرٌ، یَئِسَ، یَتِمَ۔ زیادہ تر الفاظ مثال واوی سے آتے ہیں۔ مثال یائی سے بہت کم الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ زیادہ تر تبدیلیاں بھی مثال واوی میں ہوتی ہیں جبکہ مثال یائی میں بہت کم تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

الفاظ معانی [مثال]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
وَعَدَ	یَعِدُ	ض	عِدْ	وَعْدًا	و ع د	وعدہ کرنا	124
وَجَدَ	یَجِدُ	ض	جِدْ	وُجُوْدًا	و ج د	پانا	107
وَذَرَ	یَذَرُ	ف	ذَرْ	وَذْرًا	و ذ ر	چھوڑنا	45
وَسِعَ	یَسَعُ	ف/س	سَعْ	سَعَةً	و س ق	کھلا ہونا	25
وَهَبَ	یَهَبُ	ف	هَبْ	وَهْبًا	و ه ب	دینا	23
وَضَعَ	یَضَعُ	ف	ضَعْ	وَضْعًا	و ض ع	رکھنا	22
وَقَعَ	یَقَعُ	ف	قَعْ	وُقُوْعًا	و ق ع	ہو جانا	20
وَرِثَ	یَرِثُ	ح	رِثْ	وِرَاثَةً	و ر ث	وارث ہونا	19
وَزَرَ	یَزِرُ	ض	زِرْ	وِزْرًا	و ز ر	بوجھ اٹھانا	19
وَصَفَ	یَصِفُ	ض	صِفْ	وَصْفًا	و ص ف	تعریف کرنا	14

مثال کے قواعد:

آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ مثال کے ثلاثی مجرد کے فعل ماضی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف فعل مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔

1- باب فتح، ضرب، حسب میں مثال واوی کے فعل مضارع میں "و" گر جاتا ہے۔ باب سمع اور کرم میں باقی رہتا ہے۔ مثلاً: وَهَبَ سے يَوْهَبُ کے بجائے يَهَبُ [باب فتح] وَعَدَ سے يَوْعِدُ کے بجائے يَعِدُ [ضرب] وَرِثَ سے يَرِثُ [حسب]۔ جبکہ باب سمع میں وَجِلَ سے يَوْجَلُ اور باب کرم میں وَحُدَ سے يَوْحُدُ ہی آئے گا۔ یاد رکھیں کہ مضارع معروف میں گرا ہوا "واؤ" مضارع مجہول میں واپس آجاتا ہے۔ يُوْهَبُ، يُوْعَدُ، يُوْرَثُ۔

اوپر دیے گئے ٹیبل میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ "مثال" کے اکثر الفاظ مثال واوی ہوتے ہیں اور زیادہ تر باب فتح، ضرب اور حسب ہی سے آتے ہیں اس لیے آپ آسانی کے لیے یہ سمجھ لیں کہ جس لفظ کا ماضی "و" سے شروع ہو رہا ہو اس کے مضارع معروف میں "و" گر جاتا ہے۔ وَعَدَ يَعِدُ - وَجَدَ يَجِدُ - وَذَرَ يَذِرُ - وَسَعَ يَسَعُ

استثناء:

باب سمع کے دو الفاظ قرآن کریم میں خلافِ قیاس استعمال ہوئے ہیں انہیں ذہن میں رکھیں: وَسِعَ سے قاعدہ کے مطابق يَوْسَعُ کے بجائے يَسَعُ استعمال ہوا ہے، اسی طرح وَطِءَ سے يَوْطَأُ کی جگہ يَطَأُ استعمال ہوا ہے۔

2- مثال میں باب افتعال کے ف کلمہ کی و یا ی کو ت میں تبدیل کر کے افتعال کی ت کے ساتھ مدغم کر دیتے ہیں۔ ثلاثی مجرد میں زیادہ افعال مثال واوی سے آتے ہیں اور باب افتعال میں بھی اکثر مثال واوی کے صیغے ہی آتے ہیں۔ اس قاعدے کا اطلاق صرفِ صغیر کی پوری گردان پر ہوتا ہے۔

وَصَلَ سے اِوْتَصَلَ، اس سے اِتْتَصَلَ اور پھر اِتَّصَلَ بن جائے گا۔ [مثال واوی]

يَسَرَ سے اِيْتَسَرَ، اس سے اِتْتَسَرَ اور پھر اِتَّسَرَ بن جائے گا۔ [مثال یائی]

باب افتعال	ماضی	مضارع	اسم فاعل	مصدر
اصل	اِوْتَصَلَ	يَوْتَصِلُ	مُوْتَصِلٌ	اِوْتِصَالٌ
تعلیل	اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	مُتَّصِلٌ	اِتِّصَالٌ

3- واؤ ساکن سے پہلے زیر ہو تو اسے یا میں بدل دیتے ہیں اور یائے ساکن سے پہلے پیش ہو تو اسے واؤ میں بدل دیتے ہیں۔ يَوْجَلُ سے فعل امر اِوْجَلْ بنتا ہے جو اِيْجَلْ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ يَقُظُ بیدار ہونا؛ کو باب افعال میں

لے کر جائیں تو اس کا مضارع یُیْقِظُ بنتا ہے جو یُوْقِظُ میں بدل جاتا ہے۔ اسی طرح: یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ- مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ- مِوْلَادٌ سے مِیْلَادٌ- مِوْقَاتٌ سے مِیْقَاتٌ

4- مثال کا فعل امر اس کے فعل مضارع کی مستعمل صورت سے بنتا ہے۔ علامت مضارع گرائیں اگر پہلا حرف متحرک ہے تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں اور اگر پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزۃ الوصل لگاتے ہیں:

یَھَبُ سے ھَبْ   یَوْحُلُ سے اُوْحُلْ

مثال کی گردانیں

مثال واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب ضرب]

وَعَدَ، وَعَدَا، وَعَدُوْا، وَعَدَتْ، وَعَدَتَا، وَعَدْنَ، وَعَدْتَّ، وَعَدْتُّمَا، وَعَدْتُّمْ، وَعَدْتِّ، وَعَدْتُّمَا، وَعَدْتُّنَّ، وَعَدْتُّ، وَعَدْنَا

[ملاحظہ: جب دو قریب المخرج حروف اکٹھے آئیں، پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کر دیتے ہیں، جیسے ابھی آپ نے وَعَدْتَّ، وَعَدْتُّمَا، وَعَدْتُّمْ وغیرہ کی "د" اور "ت" میں دیکھا۔]

ماضی مجہول کی گردان

وُعِدَ، وُعِدَا، وُعِدُوْا، وُعِدَتْ، وُعِدَتَا، وُعِدْنَ، وُعِدْتَّ، وُعِدْتُّمَا، وُعِدْتُّمْ، وُعِدْتِّ، وُعِدْتُّمَا، وُعِدْتُّنَّ، وُعِدْتُّ، وُعِدْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَعِدُ، یَعِدَانِ، یَعِدُوْنَ، تَعِدُ، تَعِدَانِ، یَعِدْنَ، تَعِدُ، تَعِدَانِ، تَعِدُوْنَ، تَعِدِیْنَ، تَعِدَانِ، تَعِدْنَ، اَعِدُ، نَعِدُ

مضارع مجہول کی گردان

یُوْعَدُ، یُوْعَدَانِ، یُوْعَدُوْنَ، تُوْعَدُ، تُوْعَدَانِ، یُوْعَدْنَ، تُوْعَدُ، تُوْعَدَانِ، تُوْعَدُوْنَ، تُوْعَدِیْنَ، تُوْعَدَانِ، تُوْعَدْنَ، اُوْعَدُ، نُوْعَدُ

امر حاضر معروف کی گردان

عِدْ، عِدَا، عِدُوْا، عِدِیْ، عِدَا، عِدْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُوْعَدْ، لِتُوْعَدَا، لِتُوْعَدُوْا، لِتُوْعَدِیْ، لِتُوْعَدَا، لِتُوْعَدْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا یَعِدْ، لَا یَعِدَا، لَا یَعِدُوْا، لَاتَعِدْ، لَاتَعِدَا، لَا یَعِدْنَ، لَاتَعِدْ، لَاتَعِدَا، لَاتَعِدُوْا، لَاتَعِدِیْ، لَاتَعِدَا، لَا تَعِدْنَ، لَا اَعِدْ، لَا نَعِدْ

نہی مجہول کی گردان

لَایُوْعَدْ، لَایُوْعَدَا، لَایُوْعَدُوْا، لَاتُوْعَدْ، لَاتُوْعَدَا، لَایُوْعَدْنَ، لَاتُوْعَدْ، لَاتُوْعَدَا، لَاتُوْعَدُوْا، لَاتُوْعَدِیْ، لَاتُوْعَدَا، لَاتُوْعَدْنَ، لَا اُوْعَدْ، لَا نُوْعَدْ

ماضی معروف کی گردان [باب سمع]

وَجِلَ، وَجِلَا، وَجِلُوْا، وَجِلَتْ، وَجِلَتَا، وَجِلْنَ، وَجِلْتَ، وَجِلْتُمَا، وَجِلْتُمْ، وَجِلْتِ، وَجِلْتُمَا، وَجِلْتُنَّ، وَجِلْتُ، وَجِلْنَا

ماضی مجہول کی گردان

وُجِلَ، وُجِلَا، وُجِلُوْا، وُجِلَتْ، وُجِلَتَا، وُجِلْنَ، وُجِلْتَ، وُجِلْتُمَا، وُجِلْتُمْ، وُجِلْتِ، وُجِلْتُمَا، وُجِلْتُنَّ، وُجِلْتُ، وُجِلْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَوْجَلُ، یَوْجَلَانِ، یَوْجَلُوْنَ، تَوْجَلُ، تَوْجَلَانِ، یَوْجَلْنَ، تَوْجَلُ، تَوْجَلَانِ، تَوْجَلُوْنَ، تَوْجَلِیْنَ، تَوْجَلَانِ، تَوْجَلْنَ، اَوْجَلُ، نَوْجَلُ

مضارع مجہول کی گردان

یُوْجَلُ، یُوْجَلَانِ، یُوْجَلُوْنَ، تُوْجَلُ، تُوْجَلَانِ، یُوْجَلْنَ، تُوْجَلُ، تُوْجَلَانِ، تُوْجَلُوْنَ، تُوْجَلِیْنَ، تُوْجَلَانِ، تُوْجَلْنَ، اُوْجَلُ، نُوْجَلُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِیْجَلْ، اِیْجَلَا، اِیْجَلُوْا، اِیْجَلِیْ، اِیْجَلَا، اِیْجَلْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُوْجَلْ، لِتُوْجَلَا، لِتُوْجَلُوْا، لِتُوْجَلِیْ، لِتُوْجَلَا، لِتُوْجَلْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا یَوْجَلْ، لَا یَوْجَلَا، لَا یَوْجَلُوْا، لَا تَوْجَلْ، لَا تَوْجَلَا، لَا یَوْجَلْنَ، لَا تَوْجَلْ، لَا تَوْجَلَا، لَا تَوْجَلُوْا، لَا تَوْجَلِیْ، لَا تَوْجَلَا، لَا تَوْجَلْنَ، لَا اَوْجَلْ، لَا نَوْجَلْ

نہی مجہول کی گردان

لَا یُوْجَلْ، لَا یُوْجَلَا، لَا یُوْجَلُوْا، لَا تُوْجَلْ، لَا تُوْجَلَا، لَا یُوْجَلْنَ، لَا تُوْجَلْ، لَا تُوْجَلَا، لَا تُوْجَلُوْا، لَا تُوْجَلِیْ، لَا تُوْجَلَا، لَا تُوْجَلْنَ، لَا اُوْجَلْ، لَا نُوْجَلْ

مثال یائی سے ماضی معروف کی گردان [باب ضرب]

یَسَرَ، یَسَرَا، یَسَرُوْا، یَسَرَتْ، یَسَرَتَا، یَسَرْنَ، یَسَرْتَ، یَسَرْتُمَا، یَسَرْتُمْ، یَسَرْتِ، یَسَرْتُمَا، یَسَرْتُنَّ، یَسَرْتُ، یَسَرْنَا

مثال یائی سے ماضی مجہول کی گردان

یُسِرَ، یُسِرَا، یُسِرُوْا، یُسِرَتْ، یُسِرَتَا، یُسِرْنَ، یُسِرْتَ، یُسِرْتُمَا، یُسِرْتُمْ، یُسِرْتِ، یُسِرْتُمَا، یُسِرْتُنَّ، یُسِرْتُ، یُسِرْنَا

مثال یائی سے مضارع معروف کی گردان

یَیْسِرُ، یَیْسِرَانِ، یَیْسِرُوْنَ، تَیْسِرُ، تَیْسِرَانِ، یَیْسِرْنَ، تَیْسِرُ، تَیْسِرَانِ، تَیْسِرُوْنَ، تَیْسِرِیْنَ، تَیْسِرَانِ، تَیْسِرْنَ، اَیْسِرُ، نَیْسِرُ

مضارع مجہول کی گردان

یُوْسَرُ، یُوْسَرَانِ، یُوْسَرُوْنَ، تُوْسَرُ، تُوْسَرَانِ، یُوْسَرْنَ، تُوْسَرُ، تُوْسَرَانِ، تُوْسَرُوْنَ، تُوْسَرِیْنَ، تُوْسَرَانِ، تُوْسَرْنَ، اُوْسَرُ، نُوْسَرُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِیْسِرْ، اِیْسِرَا، اِیْسِرُوْا، اِیْسِرِیْ، اِیْسِرَا، اِیْسِرْنَ

امر مجہول کی گردان

لِیُوْسَرْ، لِیُوْسَرَا، لِیُوْسَرُوْا، لِتُوْسَرْ، لِتُوْسَرَا، لِیُوْسَرْنَ، لِتُوْسَرْ، لِتُوْسَرَا، لِتُوْسَرُوْا، لِتُوْسَرِیْ، لِتُوْسَرَا، لِتُوْسَرْنَ، لِاُوْسَرْ، لِنُوْسَرْ

نہی معروف کی گردان

لَا یَیْسِرْ، لَا یَیْسِرَا، لَا یَیْسِرُوْا، لَا تَیْسِرْ، لَا تَیْسِرَا، لَا یَیْسِرْنَ، لَا تَیْسِرْ، لَا تَیْسِرَا، لَا تَیْسِرُوْا، لَا تَیْسِرِیْ، لَا تَیْسِرَا، لَا تَیْسِرْنَ، لَا اَیْسِرْ، لَا نَیْسِرْ

نہی مجہول کی گردان

لَا یُوْسَرْ، لَا یُوْسَرَا، لَا یُوْسَرُوْا، لَا تُوْسَرْ، لَا تُوْسَرَا، لَا یُوْسَرْنَ، لَا تُوْسَرْ، لَا تُوْسَرَا، لَا تُوْسَرُوْا، لَا تُوْسَرِیْ، لَا تُوْسَرَا، لَا تُوْسَرْنَ، لَا اُوْسَرْ، لَا نُوْسَرْ

> بعض الفاظ میں غیر صحیح ہونے کی ایک سے زیادہ وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً "اَتَیَ" یہ مہموز ہے کیونکہ اس کا پہلا حرف "ء" ہے اور ناقص بھی ہے کیونکہ اس کا آخری حرف "ی" ہے۔ ایسے الفاظ کو مرکب یا کچھڑی کہتے ہیں۔

اجوف

وہ لفظ جس کے مادہ / حروفِ اصلی میں عین کی جگہ حرف علت ہو۔ اگر "ع" کلمہ واؤ ہو تو وہ کلمہ اجوف واوی کہلاتا ہے:

جیسے: قَوْلٌ، قَوَلَ [قَالَ] اور خَوْفٌ، خَوِفَ [خَافَ]۔

اور اگر عین کلمہ یاء ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے:

جیسے: بَيْعٌ، بَيَعَ [بَاعَ]، صَيْفٌ، اور هَيِبَ [هَابَ]۔

الفاظ معانی [اجوف]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
قَالَ	يَقُوْلُ	ن	قُلْ	قَوْلًا	ق و ل	کہنا	1719
كَانَ	يَكُوْنُ	ن	كُنْ	كَوْنًا	ك و ن	ہونا	1361
خَافَ	يَخَافُ	س	خَفْ	خَوْفًا	خ و ف	ڈرنا	112
مَاتَ	يَمُوْتُ	ن	مُتْ	مَوْتًا	م و ت	مرنا	93
تَابَ	يَتُوْبُ	ن	تُبْ	تَوْبَةً	ت و ب	توبہ کرنا	72
قَامَ	يَقُوْمُ	ن	قُمْ	قِيَامًا	ق و م	کھڑا ہونا	55
زَادَ	يَزِيْدُ	ض	زِدْ	زِيَادَةً	ز ی د	بڑھنا	51
ذَاقَ	يَذُوْقُ	ن	ذُقْ	ذَوْقًا	ذ و ق	چکھنا	42
كَادَ	يَكِيْدُ	ض	كِدْ	كَيْدًا	ك ی د	تدبیر کرنا	35
فَازَ	يَفُوْزُ	ن	فُزْ	فَوْزًا	ف و ز	کامیاب ہونا	26
كَادَ	يَكَادُ	ف	كَدْ	كَوْدًا	ك و د	عنقریب ہونا	24

اجوف کے قواعد:

1- حرف علت [و، ی] اگر متحرک ہو اور ما قبل زبر ہو تو حرف علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

قَوَلَ = قَالَ　　طَوُلَ = طَالَ　　زَيَدَ = زَادَ　　خَوِفَ = خَافَ

2- حرف علت [و، ی] اگر متحرک ہو اور ما قبل ساکن، تو حرف علت اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

باب سمع میں خَوِفَ سے مضارع يَخْوَفُ بنا، پھر يَخَوْفُ اور پھر يَخَافُ بن گیا۔ کیونکہ ما قبل زبر ہے جو الف کے موافق ہے۔ باب نصر میں دیکھیں: قَوَلَ ماضی سے فعل مضارع يَقْوُلُ بنا، واؤ کی حرکت ما قبل کو دی، يَقُوْلُ بنا اور یہ يَقُوْلُ ہی رہے گا کیونکہ پیش "واؤ" کے موافق ہے۔ باب ضرب سے دیکھیں: بَيَعَ ماضی سے فعل مضارع يَبْيِعُ بنا، یا کی حرکت ما قبل کو دی، يَبِيْعُ بنا، اور يَبِيْعُ ہی رہے گا کیونکہ زیر "ی" کے موافق ہے۔

3- اجوف کے ع کلمہ کے بعد والے حرف پر اگر علامت سکون / جزم ہو تو ع کلمہ کا تبدیل شدہ حرف علت گر جاتا ہے۔ اگر ف کلمہ ساکن تھا اور انتقال حرکت کی وجہ سے متحرک ہوا تو حرکت بر قرار رہے گی۔ لیکن اگر ف کلمہ پہلے سے ہی مفتوح تھا تو اس کی زبر کو پیش یا زیر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

يَخْوَفُ سے جمع مؤنث کا صیغہ يَخْوَفْنَ بنے گا۔ حرف علت واؤ متحرک ہے تو یہ اپنی حرکت ما قبل حرف کو منتقل کر کے خود الف میں بدل جائے گا۔ يَخَافْنَ، اب چونکہ لام کلمہ پر سکون ہے اس لیے حرف علت گر جائے گا، يَخَفْنَ باقی رہ جائے گا۔ يَقُوْلُ سے يَقُوْلْنَ اور پھر يَقُلْنَ۔ يَبْيِعُ سے يَبْيِعْنَ اور پھر يَبِعْنَ۔ یہ تین مثالیں تھیں منتقل شدہ حرکت کے بر قرار رہنے کی؛ کیونکہ فا کلمہ اصلاً ساکن تھا، بعد میں اس پر حرکت منتقل ہو کر آئی ہے۔

خَوِفَ ماضی سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ خَوِفْنَ بنے گا، حرف علت متحرک ہے، ما قبل زبر ہے واؤ تبدیل ہو کر الف بن گئی، خَافْنَ چونکہ لام کلمہ پر سکون ہے اس لیے قاعدہ نمبر تین کی رو سے الف گر جائے گا۔ اب دیکھیں کہ فا کلمہ اصلاً ساکن نہیں بلکہ مفتوح ہے تو اس کی زبر کو زیر یا پیش سے بدلیں گے۔ اور یہ ہمیں اس کے مضارع سے معلوم ہو گا۔ اگر مضارع مضموم العین ہے تو پیش سے بدلیں گے ورنہ زیر سے۔ مثلاً: يَخْوَفُ۔ اس کا مضارع مفتوح العین ہے تو زبر کو زیر سے بدلیں گے یعنی خِفْنَ۔ مضارع مکسور العین کی مثال بَيَعَ سے جمع مؤنث کا صیغہ بَيَعْنَ پہلے

بَاعْنَ اور پھر بِعْنَ بنے گا۔

مضارع مضموم العین کی مثال: باب نصر سے قَوَلَ، جمع مؤنث کا صیغہ قَوَلْنَ، یہ پہلے قالْنَ اور پھر قُلْنَ بنے گا۔ اسی طرح ذُقْنَ، قُمْنَ وغیرہ۔

4- اجوف والے ثلاثی مجرد میں اسم فاعل بنانے کے لیے اسم فاعل کے ع کلمہ پر آنے والے حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

قَاوِلٌ = قَائِلٌ بَايِعٌ = بَائِعٌ خَاوِفٌ = خَائِفٌ

5- اجوف واوی سے اسم مفعول بنانے کے لیے واؤ اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کرے گا۔ اس کے بعد حرف ساکن ہے۔ اس لیے وہ گر جائے گا۔ اور مَفُوْلٌ کے وزن پر آئے گا۔

مَقْوُوْلٌ = مَقُوْلٌ مَخْوُوْفٌ = مَخُوْفٌ مَكْوُوْنٌ = مَكُوْنٌ

6- اجوف یائی کا اسم مفعول مَفِيْلٌ اور مَفْعُولٌ دونوں کے وزن پر آتا ہے۔

عَابَ يَعِيْبُ عَيْبًا سے مَعِيْبٌ اور مَعْيُوْبٌ

بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا سے مَبِيْعٌ اور مَبْيُوْعٌ

7- اجوف کا ماضی مجہول فِيْلَ کے وزن پر آتا ہے۔ قَالَ سے قِيْلَ، بَاعَ سے بِيْعَ

8- ایک لفظ میں دو حرف علت اکٹھے ہو جائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر کے ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔

اس قاعدے کی رو سے فَيْعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسماء میں تبدیلی ہوتی ہے۔ سَاءَ اصل میں سَوَءَ ہے، اس سے اسم صفت کا صیغہ فَيْعِلٌ کے وزن پر سَيْوِءٌ بنتا ہے جو اس قاعدے کے تحت سَيِّءٌ بن جاتا ہے۔ اسی طرح مَاتَ يَمِيْتُ مَوْتًا سے مَيْوِتٌ پھر مَيِّتٌ، طَابَ يَطِيْبُ سے طَيْيِبٌ اور پھر طَيِّبٌ۔

بتایئے کہ سَادَ(سَوَدَ)، بَانَ (بَيَنَ) لَانَ (لَيَنَ) سے اس قاعدے کے تحت کون کون سے اسماء بنیں گے؟

اجوف کی گردانیں

اجوف واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب نصر]

قَالَ، قَالَا، قَالُوْا، قَالَتْ، قَالَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا

ماضی مجہول کی گردان

قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَقُوْلُ، يَقُوْلَانِ، يَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ، يَقُلْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ، تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِيْنَ،
تَقُوْلَانِ، تَقُلْنَ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ

مضارع مجہول کی گردان

يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، تُقَالُوْنَ، تُقَالِيْنَ،
تُقَالَانِ، تُقَلْنَ، اُقَالُ، نُقَالُ

امر حاضر معروف کی گردان

قُلْ، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِيْ، قُوْلَا، قُلْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُقَلْ، لِتُقَالَا، لِتُقَالُوْا، لِتُقَالِيْ، لِتُقَالَا، لِتُقَلْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَقُلْ، لَا يَقُوْلَا، لَا يَقُوْلُوْا، لَا تَقُلْ، لَا تَقُوْلَا، لَا يَقُلْنَ، لَا تَقُلْ، لَا تَقُوْلَا، لَا تَقُوْلُوْا، لَا تَقُوْلِيْ،
لَا تَقُوْلَا، لَا تَقُلْنَ، لَا اَقُلْ، لَا نَقُلْ

نہی مجہول کی گردان

لَایُقَلْ، لَایُقَالَا، لَایُقَالُوْا، لَاتُقَلْ، لَاتُقَالَا، لَایُقَلْنَ، لَاتُقَلْ، لَاتُقَالَا، لَاتُقَالُوْا، لَاتُقَالِیْ، لَاتُقَالَا، لَاتُقَلْنَ، لَااُقَلْ، لَانُقَلْ

اجوف یائی سے ماضی معروف کی گردان

شَاءَ، شَاءَا، شَاؤُوْا، شَاءَتْ، شَاءَتَا، شِئْنَ، شِئْتَ، شِئْتُمَا، شِئْتُمْ، شِئْتِ، شِئْتُمَا، شِئْتُنَّ، شِئْتُ، شِئْنَا

ماضی مجہول کی گردان

شِیْءَ، شِیْءَا، شِیْؤُوْا، شِیْئَتْ، شِیْئَتَا، شِئْنَ، شِئْتَ، شِئْتُمَا، شِئْتُمْ، شِئْتِ، شِئْتُمَا، شِئْتُنَّ، شِئْتُ، شِئْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَشَاءُ، یَشَاءَانِ، یَشَاؤُوْنَ، تَشَاءُ، تَشَاءَانِ، یَشَأْنَ، تَشَاءُ، تَشَاءَانِ، تَشَاؤُوْنَ، تَشَائِیْنَ، تَشَاءَانِ، تَشَأْنَ، اَشَاءُ، نَشَاءُ

مضارع مجہول کی گردان

یُشَاءُ، یُشَاءَانِ، یُشَاؤُوْنَ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، یُشَأْنَ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، تُشَاؤُوْنَ، تُشَائِیْنَ، تُشَاءَانِ، تُشَأْنَ، اُشَاءُ، نُشَاءُ

امر حاضر معروف کی گردان

شَأْ، شَاءَا، شَاؤُوْا، شَائِیْ، شَاءَا، شَأْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُشَأْ، لِتُشَاءَا، لِتُشَاؤُوْا، لِتُشَائِیْ، لِتُشَاءَا، لِتُشَأْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا یَشَأْ، لَا یَشَاءَا، لَایَشَاؤُوْا، لَا تَشَأْ، لَا تَشَاءَا، لَا یَشَأْنَ، لَا تَشَأْ، لَا تَشَاءَا، لَاتَشَاؤُوْا، لَا تَشَائِيْ، لَا تَشَاءَا، لَا تَشَأْنَ، لَا اَشَأْ، لَا نَشَأْ

نہی مجہول کی گردان

لَا یُشَأْ، لَا یُشَاءَا، لَایُشَاؤُوْا، لَا تُشَأْ، لَا تُشَاءَا، لَا یُشَأْنَ، لَا تُشَأْ، لَا تُشَاءَا، لَاتُشَاؤُوْا، لَا تُشَائِيْ، لَا تُشَاءَا، لَا تُشَأْنَ، لَا اُشَأْ، لَا نُشَأْ

قرآنی اسلوب؛اِنَّمَا کا لفظ

لفظ اِنَّمَا، یا اَنَّمَا کے ساتھ کسی جملے میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ: درحقیقت، دراصل، اصل میں، اصل بات یہ ہے کہ، فقط، صرف، بے شک...... وغیرہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	معبودِ واحد تو فقط وہی ہے۔
اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ	آپ کے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔
اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ	ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ	اللہ تعالیٰ صرف متقین سے قبول فرماتا ہے۔
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	تاکہ وہ جان لیں کہ فقط وہی ایک معبود ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

اس نے تو تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور حرام کیا ہے جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

مشق نمبر 12

مختصر جواب لکھیں۔

1۔وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حرف ایک جیسے ہوں اس کا نام بتائیں۔

2۔دو حروف آنے کی کتنی صورتیں ہو سکتی ہیں؟

3۔جس مادے میں دو حرف ایک جیسے ہوں پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک؛تو ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں؟

4۔ساکن اور مجزوم میں فرق بیان کریں۔

5۔وہ لفظ جس کے ف کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

6۔استثناء کا مطلب بیان کریں۔

7۔مثال واوی کے فعل مضارع میں کس کس باب میں واؤ گر جاتا ہے؟

8۔اجوف کا ماضی مجہول کس وزن پر آتا ہے؟

9۔مثال یائی کی تعریف لکھیں۔

10۔اجوف کی تعریف لکھیں۔

خالی جگہ پر کریں۔

1۔مضاعف کا معنی ہے...........۔

2۔وہ فعل جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں اسے...........کہتے ہیں۔

3۔ساکن کا معنی ہے ایسا حرف جس پر کوئی...........نہ ہو۔

4۔مجزوم وہ ہوتا ہے جس پر کسی عامل کی وجہ سے...........کی علامت آئے۔

5۔وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اسے...........کہتے ہیں۔

6۔وہ معتل جس میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اسے...........کہتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں۔

1۔ کسی مادے میں دو حرف ایک جیسے آنے کی صورتیں ہوتی ہیں:

4 2 3

2۔ اگر مثلین متحرک ہیں تو .... کی حرکت کو گرا کر ساکن کر دیتے ہیں:

مثل اول مثل ثانی مثل ثالث

3۔ اگر مثلین متحرک ہوں اور ان سے پہلے والا حرف ساکن ہو تو .... کی حرکت کو ساکن حرف کو دے کر ادغام کر دیتے ہیں:

مثل اول مثل ثانی مثل اول اور مثل ثانی دونوں

4۔ ایسا حرف جو ذاتی طور پر حرکت سے محروم ہو، وہ کہلاتا ہے:

مجزوم ساکن متحرک

5۔ مجزوم وہ حرف ہوتا ہے جس پر کسی .... کی وجہ سے علامت سکون آئے:

عامل فاعل حرف جر

6۔ اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی ساکن ہو تو:

ادغام ہوتا ہے ادغام نہیں ہوتا مرضی ہے ادغام کریں نہ کریں

7۔ باب افتعال کا ف کلمہ اگر ص ض ط ظ میں سے کوئی ایک ہو تو باب افتعال کی ت تبدیل ہو کر بن جائے گی:

ط ظ ض

8۔ وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، وہ کہلاتا ہے:

لفیف مضاعف مثال

9۔ وہ معتل جس میں ع کلمہ کی جگہ واؤ ہو، وہ کہلاتا ہے:

اجوف یائی مثال واوی اجوف واوی

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں۔

یَمُدُّ	یَظُنُّ	اُصْدُدْ	وَدُّوْا
ضَلَّ	یَرِثَانِ	تَهَبُ	تَعُدُّ
جِدْ	یَذِرُ	وَقَعُوْا	مُتُ
فَازَ	قُمْ	نَمَسُّ	نَمُوْتُ
یُوْلِجُ	شَقَقْتُمَا	یَخَافُوْنَ	تَذُوْقُ

درج ذیل آیات کا ترجمہ وترکیب کریں، مضاعف، مثال اور اجوف کے صیغوں کو پہچانیں اور بتائیں کہ کون کون سے قواعد لگے ہیں۔

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ	وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ
وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ	وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ	يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ	يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ	فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ	يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ	اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا	مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا
اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا	ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ	اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ

ناقص

وہ لفظ جس میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو؛ ناقص کہلاتا ہے۔ اگر ل کی جگہ واؤ ہو تو ناقص واوی کہلائے گا مثلاً: دَعْوٌ ، دَعَوَ [دَعَا] اور عَفْوٌ، عَفَوَ [عَفَا]۔ اگر ل کلمہ کی جگہ ی ہو تو اسے ناقص یائی کہیں گے مثلاً: خَشِيَّةٌ، خَشِيَ اور سَعْيٌ، سَعَيَ [سَعٰی]۔

الفاظ معانی [ناقص]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
دَعَا	يَدْعُوْ	ن	أُدْعُ	دُعَاءً	د ع و	پکارنا	197
هَدٰی	يَهْدِیْ	ض	اِهْدِ	هِدَايَةً	ھ د ی	ہدایت دینا	163
جَزٰی	يَجْزِیْ	ض	اِجْزِ	جَزَاءً	ج ز ی	بدلہ دینا	116
رَضِيَ	يَرْضٰی	س	اِرْضَ	رِضْوَانًا	ر ض و	راضی ہونا	97
قَضٰی	يَقْضِیْ	ض	اِقْضِ	قَضَاءً	ق ض ی	فیصلہ کرنا	62
تَلَا	يَتْلُوْ	ن	أُتْلُ	تِلَاوَةً	ت ل و	پڑھنا	61
جَرٰی	يَجْرِیْ	ض	اِجْرِ	جَرْيَانًا	ج ر ی	جاری ہونا	60
خَشِيَ	يَخْشٰی	س	اِخْشَ	خَشِيَّةً	خ ش ی	ڈرنا	48
نَسِيَ	يَنْسٰی	س	اِنْسَ	نِسْيَانًا	ن س ی	بھول جانا	36
كَفٰی	يَكْفُوْ	ن	أُكْفُ	كِفَايَةً	ك ف ی	کافی ہونا	32
عَفَا	يَعْفُوْ	ن	أُعْفُ	عَفْوًا	ع ف و	معاف کرنا	30
بَغٰی	يَبْغِیْ	ض	اِبْغِ	بَغْيًا	ب غ ی	نافرمان ہونا	29

ناقص کے قواعد:

1- اجوف والا پہلا قاعدہ ناقص میں بھی لگتا ہے۔ واؤ اور یا متحرک ہوں، ماقبل زبر ہو تو انہیں الف میں بدل

دیتے ہیں۔ دَعَوَ = دَعَا تَلَوَ = تَلَا

اس قاعدے میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اگر ناقص یائی ہو تو وہ بھی الف میں بدلتی ہے لیکن اسے الف مقصورہ کی شکل میں لکھتے ہیں۔

مَشَيَ سے مَشٰی عَصَیَ سے عَصٰی

استثناء:

اس قاعدے کے دو استثناء ہیں:

ناقص یائی کے فعل ماضی کے بعد اگر مفعولی ضمیر [ضمیر منصوب متصل] آ رہی ہو تو اسے الف مقصورہ کے بجائے عام الف سے ہی لکھا جاتا ہے۔ عَصٰی سے عَصَانِیْ۔

دوسرا استثناء یہ ہے کہ ماضی کا دوسرا صیغہ [تثنیہ مذکر غائب] اور مضارع کے تثنیہ کے چاروں صیغے اس قاعدے سے مستثنٰی ہیں۔

ماضی: مَشَیَا، دَعَوَا

مضارع: یَرْضَیَانِ، تَرْضَیَانِ، یَخْشَیَانِ، تَخْشَیَانِ

2- ناقص کے لام کلمہ کا حرفِ علت اور صیغہ کی پہچان والا حرفِ علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرف علت گر جاتا ہے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ ناقص کے ماضی کا جمع مذکر والا صیغہ فَعَوْا کے وزن پر آتا ہے۔

دَعَوَ سے دَعَوُوْا [صیغہ جمع مذکر غائب] اس کے لام کلمہ کا حرف علت واؤ گرا تو دَعَوْا باقی رہا۔ مَشَیَ سے مَشَیُوْا بنا، حرف علت یا گری تو باقی مَشَوْا رہا۔

3- ناقص میں مضموم "و" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم "ی" کے ماقبل کسرہ ہو تو "ی" ساکن ہو جاتی ہے۔

دَعَوَ کا مضارع یَدْعُوُ بنتا ہے جو اس قاعدے کی رو سے یَدْعُوْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رَمَیَ سے مضارع یَرْمِیُ بنتا ہے جو اس قاعدے کی وجہ سے یَرْمِیْ ہو جاتا ہے۔

توجہ:

نَسِیَ کا مضارع یَنْسَیُ بنتا ہے جو بعد میں یَنْسٰی ہو جاتا ہے۔ یہاں ناقص کا قاعدہ نمبر ایک لگا ہے۔ کیونکہ حرف علت سے پہلے ضمہ یا کسرہ نہیں بلکہ فتحہ ہے۔

4- ناقص واوی آخر میں آنے والی "و" کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

ناقص واوی جب باب سمع سے آئے تو اس قاعدے کا اطلاق ہو گا۔

رَضِوَ سے رَضِیَ غَشِوَ سے غَشِیَ

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کے فعل ماضی مجہول پر یہ قاعدہ لگتا ہے۔ کیونکہ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے فُعِلَ۔

تُلِوَ سے تُلِیَ دُعِوَ سے دُعِیَ عُفِوَ سے عُفِیَ

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ثَوْبٌ کی جمع ثِیَابٌ، صَامَ یَصُوْمُ کا مصدر صِیَامٌ اور قَامَ یَقُوْمُ کا مصدر قِیَامٌ کیوں آتا ہے؟

5- ساکن حرف علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔

تَدْعُوْ مضارع سے فعل امر بناتے وقت علامتِ مضارع کو گرایا، ہمزۃ الوصل لگایا، لام کلمہ مجزوم ہونے کی وجہ سے گر گیا تو باقی اُدْعُ بچا۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ

اسی طرح جب فعل مضارع پر کوئی حرفِ جازمہ داخل ہو گا تو بھی آخر سے حرفِ علت گر جائے گا۔

یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ

6- ناقص کا فعل مضارع اگر منصوب ہو تو حرفِ علت بر قرار رہتے ہیں۔

لَنْ یَدْعُوَ لَنْ نَدْعُوَ لَنْ یَخْشٰی لَنْ یَلْقٰی

7- ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوینِ ضمہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے۔ اس سے پہلے اگر کسرہ یا ضمہ ہو تو آخر میں تنوینِ کسرہ لگاتے ہیں۔ یہ قاعدہ زیادہ تر ناقص کے اسم فاعل پر لاگو ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے پہلے فتحہ ہو تو تنوینِ فتحہ لگاتے ہیں، قاعدے کا یہ حصہ اسم ظرف پر لاگو ہوتا ہے۔

دَعَا (دَعَوَ) کا اسم فاعل دَاعِوٌ بنے گا۔ اس میں واؤ چوتھے نمبر پر ہے اس لیے گر جائے گا۔ دَاعٍ بنے گا۔
قَاضِیٌ سے قَاضٍ–رَاضِیٌ سے رَاضٍ

- اسم ظرف کی مثالیں: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی–مَجْرَیٌ سے مَجْرًی

ہم کتاب النحو میں پڑھ چکے ہیں کہ قَاضٍ وغیرہ سے پہلے الف لام آئے تو حرف علت واپس آجاتا ہے۔

جَاءَ الْقَاضِیْ۔ رَاَیْتُ الْقَاضِیَ— مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

8- ناقص واوی سے اسم مفعول مَفْعُلٌّ کے وزن پر آتا ہے۔ مَدْعُوٌّ ، مَتْلُوٌّ ، مَعْفُوٌّ۔ اور ناقص یائی سے اسم مفعول مَفْعِلٌّ کے وزن پر آتا ہے۔ مَعْفِیٌّ، مَھْدِیٌّ، مَرْضِیٌّ، مَقْضِیٌّ

ناقص کی گردانیں

ناقص واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب سمع]

رَضِیَ، رَضِیَا، رَضُوْا، رَضِیَتْ، رَضِیَتَا، رَضِیْنَ، رَضِیْتَ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُمْ، رَضِیْتِ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُنَّ، رَضِیْتُ، رَضِیْنَا

ماضی مجہول کی گردان

رُضِیَ، رُضِیَا، رُضُوْا، رُضِیَتْ، رُضِیَتَا، رُضِیْنَ، رُضِیْتَ، رُضِیْتُمَا، رُضِیْتُمْ، رُضِیْتِ، رُضِیْتُمَا، رُضِیْتُنَّ، رُضِیْتُ، رُضِیْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَرْضٰی، یَرْضَیَانِ، یَرْضَوْنَ، تَرْضٰی، تَرْضَیَانِ، یَرْضَیْنَ، تَرْضٰی، تَرْضَیَانِ، تَرْضَوْنَ، تَرْضَیْنَ، تَرْضَیَانِ، تَرْضَیْنَ، اَرْضٰی، نَرْضٰی

مضارع مجہول کی گردان

یُرْضٰی، یُرْضَیَانِ، یُرْضَوْنَ، تُرْضٰی، تُرْضَیَانِ، یُرْضَیْنَ، تُرْضٰی، تُرْضَیَانِ، تُرْضَوْنَ، تُرْضِیْنَ،

تُرْضَيَانِ، تُرْضَيْنَ، اُرْضٰی، نُرْضٰی

امر حاضر معروف کی گردان

اِرْضَ، اِرْضَيَا، اِرْضَوْا، اِرْضَیْ، اِرْضَيَا، اِرْضَيْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُرْضَ، لِتُرْضَيَا، لِتُرْضَوْا، لِتُرْضَیْ، لِتُرْضَيَا، لِتُرْضَيْنَ

نہی معروف کی گردان

لَايَرْضَ، لَايَرْضَيَا، لَايَرْضَوْا، لَاتَرْضَ، لَاتَرْضَيَا، لَايَرْضَيْنَ، لَاتَرْضَ، لَاتَرْضَيَا، لَاتَرْضَوْا، لَاتَرْضَیْ، لَاتَرْضَيَا، لَاتَرْضَيْنَ، لَاأَرْضَ، لَانَرْضَ

نہی مجہول کی گردان

لَايُرْضَ، لَايُرْضَيَا، لَايُرْضَوْا، لَاتُرْضَ، لَاتُرْضَيَا، لَايُرْضَيْنَ، لَاتُرْضَ، لَاتُرْضَيَا، لَاتُرْضَوْا، لَاتُرْضَیْ، لَاتُرْضَيَا، لَاتُرْضَيْنَ، لَاأُرْضَ، لَانُرْضَ

ناقص واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب نصر]

دَعَا، دَعَوَا، دَعَوْا، دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا

ماضی مجہول کی گردان

دُعِیَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُمْ، دُعِيْتِ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُنَّ، دُعِيْتُ، دُعِيْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَدْعُوْ، يَدْعُوَانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِيْنَ،

تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ

مضارع مجہول کی گردان

يُدْعٰى، يُدْعَيَانِ، يُدْعَوْنَ، تُدْعٰى، تُدْعَيَانِ، يُدْعَيْنَ، تُدْعٰى، تُدْعَيَانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَيْنَ، تُدْعَيَانِ، تُدْعَيْنَ، أُدْعٰى، نُدْعٰى

امر حاضر معروف کی گردان

اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُدْعَ، لِتُدْعَيَا، لِتُدْعَوْا، لِتُدْعَيْ، لِتُدْعَيَا، لِتُدْعَيْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَدْعُ، لَا يَدْعُوَا، لَا يَدْعُوْا، لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا، لَا يَدْعُوْنَ، لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا، لَا تَدْعُوْا، لَا تَدْعِیْ، لَا تَدْعُوَا، لَا تَدْعُوْنَ، لَا اَدْعُ، لَا نَدْعُ

نہی مجہول کی گردان

لَايُدْعَ، لَايُدْعَيَا، لَايُدْعَوْا، لَاتُدْعَ، لَاتُدْعَيَا، لَايُدْعَيْنَ، لَاتُدْعَ، لَاتُدْعَيَا، لَاتُدْعَوْا، لَاتُدْعَيْ، لَاتُدْعَيَا، لَاتُدْعَيْنَ، لَا أُدْعَ، لَا نُدْعَ

ناقص یائی سے ماضی معروف کی گردان [باب ضرب]

رَمٰى، رَمَيَا، رَمَوْا، رَمَتْ، رَمَتَا، رَمَيْنَ، رَمَيْتَ، رَمَيْتُمَا، رَمَيْتُمْ، رَمَيْتِ، رَمَيْتُمَا، رَمَيْتُنَّ، رَمَيْتُ، رَمَيْنَا

ماضی مجہول کی گردان

رُمِیَ، رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ، رُمِيَتَا، رُمِيْنَ، رُمِيْتَ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُمْ، رُمِيْتِ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُنَّ،

رُمِيْتُ، رُمِيْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَرْمِيْ، يَرْمِيَانِ، يَرْمُوْنَ، تَرْمِيْ، تَرْمِيَانِ، يَرْمِيْنَ، تَرْمِيْ، تَرْمِيَانِ، تَرْمُوْنَ، تَرْمِيْنَ، تَرْمِيَانِ، تَرْمِيْنَ، اَرْمِيْ، نَرْمِيْ

مضارع مجہول کی گردان

يُرْمٰى، يُرْمَيَانِ، يُرْمَوْنَ، تُرْمٰى، تُرْمَيَانِ، يُرْمَيْنَ، تُرْمٰى، تُرْمَيَانِ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَيْنَ، تُرْمَيَانِ، تُرْمَيْنَ، اُرْمٰى، نُرْمٰى

امر حاضر معروف کی گردان

اِرْمِ، اِرْمِيَا، اِرْمُوْا، اِرْمِيْ، اِرْمِيَا، اِرْمِيْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِيُرْمَ، لِيُرْمَيَا، لِيُرْمَوْا، لِتُرْمَ، لِتُرْمَيَا، لِيُرْمَيْنَ، لِتُرْمَ، لِتُرْمَيَا، لِتُرْمَوْا، لِتُرْمَيْ، لِتُرْمَيَا، لِتُرْمَيْنَ، لِاُرْمَ، لِنُرْمَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَرْمِ، لَا يَرْمِيَا، لَا يَرْمُوْا، لَا تَرْمِ، لَا تَرْمِيَا، لَا يَرْمِيْنَ، لَا تَرْمِ، لَا تَرْمِيَا، لَا تَرْمُوْا، لَا تَرْمِيْ، لَا تَرْمِيَا، لَا تَرْمِيْنَ، لَا اَرْمِ، لَا نَرْمِ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُرْمَ، لَا يُرْمَيَا، لَا يُرْمَوْا، لَا تُرْمَ، لَا تُرْمَيَا، لَا يُرْمَيْنَ، لَا تُرْمَ، لَا تُرْمَيَا، لَا تُرْمَوْا، لَا تُرْمَيْ، لَا تُرْمَيَا، لَا تُرْمَيْنَ، لَا اُرْمَ، لَا نُرْمَ

لفیف

وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروفِ علت ہوں۔ لفیف کا معنیٰ ہے: لپٹا ہوا۔ چونکہ یہ لفظ بھی دو حروفِ علت میں لپٹا ہوا ہوتا ہے اس لیے اسے لفیف کہتے ہیں۔ اگر حروف علت ف اور ل کی جگہ ہوں تو اسے لفیف مفروق کہیں گے جیسے: وَقَیَ [وَقْی]-وَفَیَ [وَفْی] -وَلِیَ [وَلْی]۔ اگر حروف علت ع اور ل کی جگہ ہوں تو لفیف مقرون کہیں گے۔ جیسے طَوَیَ-[طَوْی] رَوَیَ [رَوْی]- حَیِیَ۔

مفروق: فرق سے نکلا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: الگ الگ ہونا۔ چونکہ اس میں دونوں حرف علت الگ الگ ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام لفیف مفروق ہے۔

مقرون: قران سے نکلا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: ملا ہوا ہونا۔ چونکہ اس میں دونوں حرف علت اکٹھے ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام لفیف مقرون ہے۔

لفیف کے قواعد:

اگر آپ لفیف مفروق کی تعریف پر غور کریں تو آپ پر انکشاف ہو گا کہ لفیف مفروق مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔ فا کلمہ پر حرف علت کی وجہ سے وہ مثال ہے اور لام کلمہ کی جگہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

اسی طرح لفیف مقرون کو دیکھیں تو وہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔ عین کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے اجوف اور لام پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

آپ کے لیے ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ لفیف کے لیے الگ سے کسی قانون یا قاعدے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لفیف میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ مثال، اجوف اور ناقص کے قاعدوں کے تحت ہی ہوتی ہیں۔

عزیز طلبہ! آپ کی دلچسپی کے لیے لفیف سے متعلق کچھ معلومات ذکر کر دی جاتی ہیں:

1- لفیف مفروق میں ف کلمہ پر واؤ اور ل کلمہ پر یاء آتی ہے۔

2- لفیف مفروق زیادہ تر ثلاثی مجرد کے باب ضرب اور سمع سے آتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی باب حسب سے بھی

آجاتا ہے۔

3- لفیف مفروق میں مثال اور اجوف کے قاعدے اکٹھے لگنے کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ بعض الفاظ سے اس کے امر حاضر میں صرف ایک حرف [فعل کا عین کلمہ] باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً وَقٰی یَقِيْ سے فعل امر بنانے کے لیے علامتِ مضارع کو گرایا، باقی رہا قِيْ، پھر لام کلمہ کو مجزوم کیا تو وہ حرفِ علت ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ اس طرح فعلِ امر صرف قِ رہ گیا۔

4- لفیف مقرون میں عموماً عین اور لام کلمہ ہی حرفِ علت ہوتے ہیں۔ فا اور عین کلمہ حرفِ علت ہوں تو انہیں لفیف نہیں کہا جاتا۔ قرآن کریم میں اس کی دو مثالیں ہیں: یَوْمٌ اور وَیْلٌ۔

5- لفیف مقرون میں عین کلمہ کی جگہ واؤ ہوتی ہے اور لام کلمہ کی جگہ پر عموماً یاء۔

6- لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے باب ضرب اور سمع سے آتا ہے۔

لفیف کے کچھ مصادر:

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ
وَقٰی	یَقِيْ	ض	قِ	وِقَایَةً	و ق ی	بچنا
رَوٰی	یَرْوِيْ	ض	اِرْوِ	رِوَایَةً	ر و ی	روایت کرنا
حَیِيَ	یَحْیٰی	س	اِحْيَ	حَیٰوةً	ح ی ی	زندہ ہونا
عَیِيَ	یَعْیٰی	س	اِعْيَ	عَیًّا	ع ی ی	عاجز ہونا
وَلِيَ	یَلِيْ	ح	لِ	وَلَایَةً	و ل ی	حاکم ہونا / قریب ہونا

مشق اور دہرائی کی اہمیت

عربی کا مشہور مقولہ ہے:

اِذَا تَکَرَّرَ تَقَرَّرَ جب کسی چیز کو بار بار دہرایا جاتا ہے تو وہ پختہ ہو جاتی ہے۔

لفیف کی گردانیں

لفیف مفروق سے ماضی معروف کی گردان

وَقٰی، وَقَیَا، وَقَوْا، وَقَتْ، وَقَتَا، وَقَیْنَ، وَقَیْتَ، وَقَیْتُما، وَقَیْتُمْ، وَقَیْتِ، وَقَیْتُمَا، وَقَیْتُنَّ، وَقَیْتُ، وَقَیْنَا

ماضی مجہول کی گردان

وُقِیَ، وُقِیَا، وُقُوْا، وُقِیَتْ، وُقِیَتَا، وُقِیْنَ، وُقِیْتَ، وُقِیْتُما، وُقِیْتُمْ، وُقِیْتِ، وُقِیْتُمَا، وُقِیْتُنَّ، وُقِیْتُ، وُقِیْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَقِیْ، یَقِیَانِ، یَقُوْنَ، تَقِیْ، تَقِیَانِ، یَقِیْنَ، تَقِیْ، تَقِیَانِ، تَقُوْنَ، تَقِیْنَ، تَقِیَانِ، تَقِیْنَ، اَقِیْ، نَقِیْ

مضارع مجہول کی گردان

یُوْقٰی، یُوْقَیَانِ، یُوْقَوْنَ، تُوْقٰی، تُوْقَیَانِ، یُوْقَیْنَ، تُوْقٰی، تُوْقَیَانِ، تُوْقَوْنَ، تُوْقَیْنَ، تُوْقَیَانِ، تُوْقَیْنَ، اُوْقٰی، نُوْقٰی

امر حاضر معروف کی گردان

قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ

امر مجہول کی گردان

لِیُوْقَ، لِیُوْقَیَا، لِیُوْقَوْا، لِتُوْقَ، لِتُوْقَیَا، لِیُوْقَیْنَ، لِتُوْقَ، لِتُوْقَیَا، لِتُوْقَوْا، لِتُوْقَیْ، لِتُوْقَیَا، لِتُوْقَیْنَ، لِاُوْقَ، لِنُوْقَ

نہی معروف کی گردان

لَایَقِ، لَایَقِیَا، لَایَقُوْا، لَاتَقِ، لَاتَقِیَا، لَایَقِیْنَ، لَاتَقِ، لَاتَقِیَا، لَاتَقُوْا، لَاتَقِیْ، لَاتَقِیَا، لَاتَقِیْنَ،

لَااَقِ، لَانَقِ

نہی مجہول کی گردان

لَایُوْقَ، لَایُوْقَیَا، لَایُوْقَوْا، لَاتُوْقَ، لَاتُوْقَیَا، لَایُوْقَیْنَ، لَاتُوْقَ، لَاتُوْقَیَا، لَاتُوْقَوْا، لَاتُوْقَیْ، لَاتُوْقَیَا، لَاتُوْقَیْنَ، لَااُوْقَ، لَانُوْقَ

لفیف مقرون سے ماضی معروف کی گردان

طَوٰی، طَوَیَا، طَوَوْا، طَوَتْ، طَوَتَا، طَوَیْنَ، طَوَیْتَ، طَوَیْتُمَا، طَوَیْتُمْ، طَوَیْتِ، طَوَیْتُمَا، طَوَیْتُنَّ، طَوَیْتُ، طَوَیْنَا

ماضی مجہول کی گردان

طُوِیَ، طُوِیَا، طُوُوْا، طُوِیَتْ، طُوِیَتَا، طُوِیْنَ، طُوِیْتَ، طُوِیْتُمَا، طُوِیْتُمْ، طُوِیْتِ، طُوِیْتُمَا، طُوِیْتُنَّ، طُوِیْتُ، طُوِیْنَا

مضارع معروف کی گردان

یَطْوِیْ، یَطْوِیَانِ، یَطْوُوْنَ، تَطْوِیْ، تَطْوِیَانِ، یَطْوِیْنَ، تَطْوِیْ، تَطْوِیَانِ، تَطْوُوْنَ، تَطْوِیْنَ، تَطْوِیَانِ، تَطْوِیْنَ، اَطْوِیْ، نَطْوِیْ

مضارع مجہول کی گردان

یُطْوٰی، یُطْوَیَانِ، یُطْوَوْنَ، تُطْوٰی، تُطْوَیَانِ، یُطْوَیْنَ، تُطْوٰی، تُطْوَیَانِ، تُطْوَوْنَ، تُطْوَیْنَ، تُطْوَیَانِ، تُطْوَیْنَ، اُطْوٰی، نُطْوٰی

امر حاضر معروف کی گردان

اِطْوِ، اِطْوِیَا، اِطْوُوْا، اِطْوِیْ، اِطْوِیَا، اِطْوِیْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِیُطْوَ، لِیُطْوَیَا، لِیُطْوَوْا، لِتُطْوَ، لِتُطْوَیَا، لِیُطْوَیْنَ، لِتُطْوَ، لِتُطْوَیَا، لِتُطْوَوْا، لِتُطْوَیْ، لِتُطْوَیَا، لِتُطْوَیْنَ، لِاُطْوَ، لِنُطْوَ

نہی معروف کی گردان

لَا یَطْوِ، لَا یَطْوِیَا، لَا یَطْوُوْا، لَا تَطْوِ، لَا تَطْوِیَا، لَا یَطْوِیْنَ، لَا تَطْوِ، لَا تَطْوِیَا، لَا تَطْوُوْا، لَا تَطْوِیْ، لَا تَطْوِیَا، لَا تَطْوِیْنَ، لَا اَطْوِ، لَا نَطْوِ

نہی مجہول کی گردان

لَا یُطْوَ، لَا یُطْوَیَا، لَا یُطْوَوْا، لَا تُطْوَ، لَا تُطْوَیَا، لَا یُطْوَیْنَ، لَا تُطْوَ، لَا تُطْوَیَا، لَا تُطْوَوْا، لَا تُطْوَیْ، لَا تُطْوَیَا، لَا تُطْوَیْنَ، لَا اُطْوَ، لَا نُطْوَ

قرآنی اسلوب؛ اُولٰٓئِكَ کے بعد ایک پورا جملہ

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص گروہ کے بارے میں اُولٰٓئِكَ کے لفظ کے ساتھ بات شروع کی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک پورے جملے میں اس گروہ کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت ہے۔
اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	وہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ	یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔
اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ	یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں
اُولٰٓئِكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ	یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ	یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

الفاظ معانی [غیر صحیح - باب افعال]

ماضی	مضارع	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	اِيْمَانًا	ء م ن	ایمان لانا	782
اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	اِيْتَاءً	ء ت ی	لے آنا	272
اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ	اِرَادَةً	ر و د	ارادہ کرنا	139
اَطَاعَ	يُطِيْعُ	اَطِعْ	اِطَاعَةً	ط و ع	اطاعت کرنا	74
اَوْحٰى	يُوْحِيْ	اَوْحِ	اِيْحَاءً	و ح ی	وحی کرنا	72
اَلْقٰى	يُلْقِيْ	اَلْقِ	اِلْقَاءً	ل ق ی	ڈالنا	71
اَضَلَّ	يُضِلُّ	اَضْلِلْ	اِضْلَالًا	ض ل ل	گمراہ کرنا	68
اَقَامَ	يُقِيْمُ	اَقِمْ	اِقَامَةً	ق و م	کھڑا کرنا	67
اَصَابَ	يُصِيْبُ	اَصِبْ	اِصَابَةً	ص و ب	پہنچانا	65
اَحَبَّ	يُحِبُّ	اَحْبِبْ	اِحْبَابًا	ح ب ب	محبت کرنا	64
اَحْيٰى	يُحْيِيْ	اَحْيِ	اِحْيَاءً	ح ی ی	زندہ کرنا	53
اَرٰى	يُرِيْ	اَرِ	اِرَاءَةً	ر ء ی	دکھانا	44
اَغْنٰى	يُغْنِيْ	اَغْنِ	اِغْنَاءً	غ ن ی	غنی کرنا	41
اَنْجٰى	يُنْجِيْ	اَنْجِ	اِنْجَاءً	ن ج ی	نجات دینا	23
اَنْشَاَ	يُنْشِئُ	اَنْشِ	اِنْشَاءً	ن ش ء	بنانا	22
اَذَاقَ	يُذِيْقُ	اَذِقْ	اِذَاقَةً	ذ و ق	چکھانا	22
اَحَلَّ	يُحِلُّ	اَحْلِلْ	اِحْلَالًا	ح ل ل	حلال کرنا	21
اَمَاتَ	يُمِيْتُ	اَمِتْ	اِمَاتَةً	م و ت	مارنا	21

اَعَدَّ	یُعِدُّ	اَعِدْ	اِعْدَادًا	ع د د	تیار کرنا	20
اَوْفٰی	یُوْفِیْ	اَوْفِ	اِیْفَاءً	و ف ی	پورا کرنا	18
اَخْفٰی	یُخْفِیْ	اَخْفِ	اِخْفَاءً	خ ف ی	چھپانا	18
اَسْرٰی	یُسْرِیْ	اَسْرِ	اِسْرَاءً	س ر ی	رات کو لے جانا	18
اَتَمَّ	یُتِمُّ	اَتْمِمْ	اِتْمَامًا	ت م م	پورا کرنا	17
اٰذٰی	یُؤْذِیْ	اٰذِ	اِیْذَاءً	ء ذ ی	ایذا دینا	16

الفاظ معانی [غیر صحیح-بقیہ ابواب مزید فیہ]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
اِتَّقٰی	یَتَّقِیْ	افتعال	اِتَّقِ	اِتِّقَاءً	و ق ی	بچنا	215
اِتَّخَذَ	یَتَّخِذُ	افتعال	اِتَّخِذْ	اِتِّخَاذًا	ء خ ذ	پکڑنا	128
تَوَلّٰی	یَتَوَلّٰی	تفعل	تَوَلَّ	تَوَلِّیًا	و ل ی	پھر جانا	79
اِھْتَدٰی	یَھْتَدِیْ	افتعال	اِھْتَدِ	اِھْتِدَاءً	ھ د ی	ہدایت پر ہونا	61
اِفْتَرٰی	یَفْتَرِیْ	افتعال	اِفْتَرِ	اِفْتِرَاءً	ف ر ی	گھڑنا	59
اِبْتَغٰی	یَبْتَغِیْ	افتعال	اِبْتَغِ	اِبْتِغَاءً	ب غ ی	چاہنا	48
اِسْتَقَامَ	یَسْتَقِیْمُ	استفعال	اِسْتَقِمْ	اِسْتِقَامَةً	ق و م	ڈٹے رہنا	47
وَلّٰی	یُوَلِّیْ	تفعیل	وَلِّ	تَوْلِیَةً	و ل ی	والی ہونا	45
تَوَکَّلَ	یَتَوَکَّلُ	تفعل	تَوَکَّلْ	تَوَکُّلًا	و ك ل	بھروسہ کرنا	44
نَادٰی	یُنَادِیْ	مفاعلہ	نَادِ	نِدَاءً	ن د ی	پکارنا	44
اِسْتَطَاعَ	یَسْتَطِیْعُ	استفعال	اِسْتَطِعْ	اِسْتِطَاعَةً	ط و ع	طاقت رکھنا	42
نَجّٰی	یُنَجِّیْ	تفعیل	نَجِّ	تَنْجِیَةً	ن ج ی	نجات دینا	39
اِسْتَجَابَ	یَسْتَجِیْبُ	استفعال	اِسْتَجِبْ	اِسْتِجَابَةً	ج و ب	بات ماننا	28

زَيَّنَ	يُزَيِّنُ	تفعيل	زَيِّنْ	تَزْيِيْنًا	ز ی ن	مزین کرنا	26
تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تفعّل	تَوَفَّ	تَوَفِّيًا	و ف ی	پورا دینا	25
اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِئُ	استفعال	اِسْتَهْزِئْ	اِسْتِهْزَاءً	ھ ز ء	مذاق بنانا	23
تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تفعّل	تَبَيَّنْ	تَبَيُّنًا	ب ی ن	واضح کرنا	18
اِنْتَهٰى	يَنْتَهِيْ	انفعال	اِنْتَهِ	اِنْتِهَاءً	ن ھ ی	باز رہنا، مکمل ہونا	16
تَسَآءَلَ	يَتَسَآءَلُ	تفاعل	تَسَآءَلْ	تَسَآؤُلًا	س ء ل	باہم سوال کرنا	9
اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	افعوال	اِسْوَدَّ	اِسْوِدَادًا	س و د	سیاہ ہونا	3
اِبْيَضَّ	يَبْيَضُّ	افعوال	اِبْيَضَّ	اِبْيِضَاضًا	ب ی ض	سفید ہونا	3

خوشخبری

علم الصرف کے تینوں حصوں میں ہم نے جن قرآنی الفاظ کے معانی یاد کیے ہیں وہ قرآن کریم کے مجموعی حجم کا 80 فیصد حصہ بنتے ہیں۔ الحمدللہ

اگر آپ ان میں سے ہر ایک مصدر سے ماضی معروف و مجہول، مثبت و منفی، مضارع معروف و مجہول، مثبت و منفی اور امر و نہی کی گردانیں دہرا لیں تو آپ کے لیے بہت آسانی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

فعل ماضی کی مزید تفصیلات

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی کے چودہ صیغے یا شکلیں ہوتی ہیں۔ یہ سب صیغے فعل کے مادّے میں مذکر، مؤنث اور تثنیہ، جمع کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ علامتیں اور ضمیریں لگانے سے بنتے ہیں۔ ہر صیغہ فعل میں فاعل یانائب فاعل کی جنس اور عدد کے ساتھ ساتھ اس کے غائب، حاضر یا متکلم ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ صیغوں کی ترتیب ہر زمانے کے ہر فعل کی ہر گردان میں ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے۔

فعل ماضی قریب

فعل ماضی قریب یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام ابھی ہوا ہے۔ فعل ماضی سے پہلے قَدْ لگادیں تووہ فعل ماضی قریب کے معنی دیتاہے۔اس کے علاوہ لفظ قَدْ یقین کے معنی بھی دیتاہے۔قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ–یقیناً نماز کھڑی ہوگئی ہے۔

- قَدْ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی قریب کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل ماضی بعید

فعل ماضی بعید یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام بہت پہلے ہوا تھا۔ فعل ماضی سے پہلے [کَانَ] لگادیں تووہ بعید کے معنی دیتاہے۔ کَانَ اَکَلَ - اس نے کھایا تھا۔کَانَا اَکَلَا - ان دونوں نے کھایا تھا۔

- کَانَ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی بعید کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل ماضی استمراری Past Continuous

فعل ماضی استمراری یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام کافی عرصے تک ہوتا رہاہے۔ فعل مضارع سے پہلے کَانَ لگادیں تووہ ماضی استمراری کے معنی دیتاہے۔کَانَ سے پہلے مَا یالَا لگادیں توماضی منفی استمراری کے معنی بن جاتے ہیں۔

کَانَا یَأْکُلَانِ الطَّعَامَ–وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

- ہر باب سے ماضی استمراری کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی استمراری کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل جحد

فعل ماضی کو منفی معنی دینے کے لیے فعل مضارع سے پہلے لَمْ لگا کر فعل کو مجزوم کر دیا جاتا ہے۔ اسے

فعل جحد کہتے ہیں۔ جحد کا معنی ہے انکار۔ لَمْ حروف جازمہ میں سے ایک ہے۔ لَمْ یَشْکُرْ–اس نے شکر ادا نہیں کیا۔

- لَمْ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل جحد کی مثالیں تلاش کریں۔

افعال مدح اور ذم

یہ وہ الفاظ ہیں جو کسی کی تعریف یا مذمت کے لیے عربی زبان میں ذکر کیے جاتے ہیں یہ کل چار الفاظ ہیں۔ ان میں سے دو تعریف کے لیے اور دو مذمت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مدح اور تعریف کے لیے: نِعْمَ حَبَّذَا - بہت اچھا ہے! کتنا اچھا ہے! [حَبَّذَا قرآن کریم میں نہیں آیا۔]

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ	ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ	وہ کتنا اچھا رکھوالا ہے اور کیا خوب مددگار ہے!
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ	کتنا اچھا انعام ہے عمل کرنے والوں کا!

مذمت اور برائی کے لیے: بِئْسَ سَآءَ - کتنا برا ہے!، بہت برا ہے!

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا	کتنا برا مشروب ہے اور کتنی بری آرام گاہ ہے!
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ	ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ظالموں کا بہت برا ٹھکانا ہے۔
جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ	وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور وہ رہنے کی کیسی بری جگہ ہے!
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا	ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ نہایت برا انجام ہے۔
اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ	ذرا دیکھو تو! کتنا برا بوجھ ہے جو وہ لا د رہے ہیں۔
اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ	ذرا دیکھو تو! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ	اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔
فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ	پس تکبر کرنے والوں کا کیسا برا ٹھکانہ ہے!

فعل مضارع کی مزید تفصیلات

فعل مضارع زمانہ حال اور مستقبل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ فعل مضارع، فعل ماضی کے مادے سے بنتا ہے لیکن اپنے حروف یعنی حروفِ مضارع کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

فعل مضارع کی علامتیں

فعل مضارع میں چار حروف مضارع کی علامتیں ہیں جو فعل مضارع کو فعل ماضی سے الگ کرتے ہیں۔ [یَ] یائے مفتوحہ، [تَ] تائے مفتوحہ، [اَ] ہمزہ مفتوحہ، اور [نَ] نون مفتوحہ۔ یہ فعل کے مادے کے شروع میں آتے ہیں اور ان کو حروفِ اَتَیْنَ بھی کہا جاتا ہے۔

فعل مضارع کی خصوصیات

- فعل مضارع سے پہلے قَدْ لگادیں تو تاکید، تقلیل یا امکان کے معنی دیتا ہے۔
- لَ لام تاکید۔ مضارع کے معنی میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- اَلَا برائے مہربانی، براہ کرم۔ مضارع کے شروع میں لگادیں تو گزارش یا التماس کے معنی بن جائیں گے۔
- ھَلَّا کیوں نہیں۔ تحضیض یعنی ابھارنے کے لیے آتا ہے۔

  ھَلَّا تُؤْمِنُ — تم ایمان کیوں نہیں قبول کرتے!
- فعل مضارع سے فعل امر غائب و متکلم معروف، امر حاضر و غائب و متکلم مجھول بنتے ہیں۔ امر کی ان تینوں قسموں میں لِ لام مکسورہ جسے "لامِ امر" کہتے ہیں، لگایا جاتا ہے جو فعل کو مجزوم کر دیتا ہے۔ لامِ امر؛ حروف جازمہ میں سے ایک حرف ہے۔
- فعل مضارع سے فعل جحد بنتا ہے جو فعل ماضی میں منفی کے معنی دیتا ہے۔ اس کے لیے فعل مضارع سے پہلے لَمْ لگا کر فعل کو مجزوم کر دیا جاتا ہے۔ لَمْ حرف جازمہ میں سے ایک ہے۔ گزشتہ صفحات میں ہم اس کی گردان کر چکے ہیں۔
- فعل مضارع عام طور پر مرفوع ہوتا ہے۔ مضارع کے مرفوع ہونے کی دو علامتیں ہوتی ہیں۔ پہلی علامت

پیش ہے جو پانچ صیغوں کے آخری حرف پر لگی ہوتی ہے۔ اور دوسری علامت نون اعرابی جو سات صیغوں کے آخر میں لگتا ہے۔ لیکن معرب ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کے اعراب میں تبدیلی آتی ہے اور یہ مرفوع سے منصوب اور مجزوم بھی ہو سکتا ہے۔

- فعل مضارع میں جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث مخاطب کے دونوں صیغے مبنی ہوتے ہیں یعنی ان دونوں پر عامل کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔
- فعل مضارع میں لَمْ، لِ [لام امر]، لَا [لائے نہی] کے علاوہ لَمَّا بھی مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے اور فعل ماضی منفی کے معنی دیتا ہے۔ یہ حروف جازمہ میں سے ایک ہے۔ اسی طرح اِنْ اور اِذْمَا شرطیہ بھی۔

فعل مضارع مستقبل کی خصوصیات اور علامتیں

فعل مضارع سے پہلے لَ لام مفتوحہ یا لام تاکید لگادیں اور آخر میں نّ نون مشدّد یا نْ نون ساکن [ان دونوں کو نون تاکید بھی کہتے ہیں] کا اضافہ کر دیں تو فعل کے معنی مستقبل میں کسی کام کے ضرور ہونے یا کرنے کے بن جاتے ہیں۔ ایسے فعل کو فعل مستقبل مؤکد کہتے ہیں۔ فعل مستقبل مؤکد با نون تاکید ثقیلہ "نّ" تمام چودہ صیغوں اور مستقبل مؤکد با نون خفیفہ "نْ" صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ بنتا ہے۔ چاروں تثنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے صیغوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

قرآنی اسلوب؛ آفاقی حقیقت Universal Truth کے لیے

آفاقی حقیقت یعنی جسے ہر آدمی سمجھتا اور جانتا ہے، اس کے لیے دلیل بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اردو میں آفاقی حقائق کو بیان کرنے کے لیے زمانہ حال لایا جاتا ہے۔ عربی میں اس کے لیے لفظ: "کَانَ" کا استعمال ہوتا ہے۔ ایسے جملوں میں "کَانَ" ماضی کے معنی نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا معنی "ہے" سے کیا جاتا ہے۔

وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔
وَ کَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا	اور شیطان تو ہے ہی انسان کو بے یار و مدد گار چھوڑ دینے والا!
وَ کَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا	اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

فعل مستقبل مؤکد

فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید [لَ] اور آخر میں نون ساکن یا نون مشدد لگانے سے فعل مضارع؛ فعل مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اس میں تاکید [لازمی کرنے] کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ نون ساکن کو نون خفیفہ اور نون مشدد کو نون ثقیلہ بھی کہتے ہیں۔

گردان نون تاکید ثقیلہ:

لَيَنْصُرَنَّ = وہ ایک مرد ضرور بالضرور مدد کرے گا۔

صیغے	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَيَنْصُرَنَّ	لَيَنْصُرَانِّ	لَيَنْصُرُنَّ
	لَتَنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَانِّ	لَيَنْصُرْنَانِّ
حاضر	لَتَنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَانِّ	لَتَنْصُرُنَّ
	لَتَنْصُرِنَّ	لَتَنْصُرَانِّ	لَتَنْصُرْنَانِّ
متکلم	لَاَنْصُرَنَّ	لَنَنْصُرَنَّ	

ہوم ورک:

نون تاکید ثقیلہ سے مجہول کی گردان کریں۔ لَيُنْصَرَنَّ - قرآن کریم سے نون تاکید ثقیلہ کے صیغے تلاش کریں۔

درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں، نون تاکید کے صیغوں کی نشاندہی کریں:

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا — لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ — بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ — وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

گردان نون تاکید خفیفہ:

صیغے	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَیَنْصُرَنْ	---	لَیَنْصُرُنْ
	لَتَنْصُرَنْ	---	---
حاضر	لَتَنْصُرَنْ	---	لَتَنْصُرُنْ
	لَتَنْصُرِنْ	---	---
متکلم	لَاَنْصُرَنْ	لَنَنْصُرَنْ	

فعل ماضی استمراری

فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے عام طور پر استمرار [ہمیشگی] کا معنیٰ پیدا ہوجاتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی کسی قرینے کی وجہ سے استمراری کے بجائے صرف ماضی کا معنیٰ بھی کیا جاتا ہے۔

گردان فعل ماضی استمراری:

کَانَ یَنْصُرُ = وہ مدد کیا کرتا تھا۔

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	کَانَ یَنْصُرُ	کَانَا یَنْصُرَانِ	کَانُوْا یَنْصُرُوْنَ
	کَانَتْ تَنْصُرُ	کَانَتَا تَنْصُرَانِ	کُنَّ یَنْصُرْنَ
حاضر	کُنْتَ تَنْصُرُ	کُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	کُنْتُمْ تَنْصُرُوْنَ
	کُنْتِ تَنْصُرِیْنَ	کُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	کُنْتُنَّ تَنْصُرْنَ
متکلم	کُنْتُ اَنْصُرُ	کُنَّا نَنْصُرُ	

عزیز طلبہ وطالبات! الحمد للہ؛ آپ نے علم الصرف کا تیسرا اور آخری حصہ بھی اللہ کریم کے فضل وکرم سے مکمل کرلیا ہے۔ اللہ کریم علمِ نافع عطا فرمائیں۔

مشق نمبر 13

مختصر جواب لکھیں:

1۔ فعل مضارع کے شروع میں قَدْ لگانے سے کیا تبدیلی آتی ہے؟

2۔ فعل جحد بنانے کا طریقہ بتائیں۔

3۔ فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے معنیٰ میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

4۔ فعل ماضی کے شروع میں کَانَ لگانے سے معنیٰ میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

5۔ لفیف مقرون کے عین کلمے کی جگہ واوٗ آتی ہے بتائیں لام کلمے کی جگہ کون سا حرف آتا ہے؟

6۔ وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں، اس کا نام بتائیں۔

7۔ وہ کلمہ جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟

8۔ ناقص واوی سے اسم مفعول کس وزن پر آتا ہے؟

9۔ فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ساکن یا مشدد لگانے سے معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

خالی جگہ پر کریں:

1۔ وہ کلمہ جس میں ل کلمہ کی جگہ حرف علت ہو............ کہلاتا ہے۔

2۔ دَعَا کے معنی ہیں............۔

3۔ تَلَا کا مادہ............ ہوتا ہے۔

4۔ نَسِیَ کا معنی ہے............۔

5۔ وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف علت ہوں اسے............ کہتے ہیں۔

6۔ رَوٰی کے معنی ہیں............۔

7۔ اَوْفٰی کے معنی ہیں............۔

8۔ فعل ماضی قریب یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام........................ ہوا ہے۔

9۔ فعل ماضی بعید یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام .... ہوا تھا۔

10۔ فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے .... کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1۔ وہ فعل جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، وہ کہلاتا ہے:

مثال ناقص اجوف

2۔ ....والا پہلا قاعدہ ناقص پر بھی لگتا ہے:

مثال اجوف مہموز

3۔ ناقص یائی کے فعل ماضی کے بعد اگر مفعولی ضمیر آرہی ہو تو اسے الف مقصورہ کی بجائے لکھا جاتا ہے:

ۃ سے ہ سے عام الف سے

4۔ ناقص واوی کے آخر میں آنے والی و سے ما قبل اگر کسرہ ہو تو و کو بدل دیتے ہیں:

الف سے لام سے یاء سے

5۔ ناقص افعال میں حرف علت باقی رہتا ہے، اگر ناقص کا فعل:

مفتوح ہو منصوب ہو مجزوم ہو

6۔ ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ما قبل متحرک ہو تو لام کلمہ:

گر جاتا ہے نہیں گرتا مجزوم ہو جاتا ہے

7۔ ناقص واوی سے اسم مفعول ....کے وزن پر آتا ہے:

مَفْعَلٌّ مَفْعِلٌّ مَفْعُلٌّ

8۔ لفیف مقرون میں حرف علت ہوتے ہیں:

اکٹھے الگ الگ مکسور

9۔ لفیف مقرون مجموعہ ہے:

مہموز اور ناقص کا ناقص اور مثال کا اجوف اور ناقص کا

10۔ مثال اجوف اور ناقص کے قواعد.......... پر بھی آتے ہیں:

مہموز　　مضاعف　　لفیف

11 لفظ قَدْ کبھی کبھی.......... کے معنی بھی دیتا ہے:

احتیاط　　یقین　　شک

12۔ فعل ماضی سے فعل ماضی بعید بنانے کے لیے لگاتے ہیں:

لَمَّا　　کَانَ　　کَاَنَّ

13۔ فعل ماضی استمراری یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام:

ہو چکا ہے　　کافی عرصہ سے ہو رہا ہے　　کچھ دیر پہلے ہوا ہے

14۔ فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے بنتا ہے:

فعل ماضی بعید　　فعل ماضی قریب　　فعل ماضی استمراری

15۔ چار حروف فعل مضارع کی علامت ہیں:

ی ت م س　　س ل ا ن　　ا ت ی ن

16۔ فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ساکن یا نون مشدد لگانے سے وہ بن جاتا ہے:

مستقبل مؤکد　　ماضی استمراری　　فعل جحد

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں:

اَخْشٰی	مَارَضِیَ	اِجْزِ
لَایَدْعُوْ	اِخْفَاءً	تُطِیْعُ
یُؤْمِنُ	یَهْتَدِیْ	اُکُفُ
تَبَارَکْنَ	تَسَائَلَتْ	وَقِّ
اِبْیَضَّ	اِسْتَجَابَ	سَیَنْقَلِبَانِ
مُنَادٰی	مُنَادٍ	نَنْتَهِیْ

درج ذیل آیات کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔ناقص اور لفیف کے صیغوں کو پہچان کر ان میں لگے ہوئے قواعد کی نشاندہی کریں:

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ — رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ — وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى

وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ مُّلٰقُوۡهُ — اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ

لَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا — فَاقۡضِ مَآ اَنۡتَ قَاضٍ

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ — فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ

اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ — اَنَا اُحۡيٖ وَاُمِيۡتُ

وَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ — لَا يَسۡتَوِى الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ

تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ — مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ

فَيَسۡتَحۡيٖ مِنۡكُمۡ — سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

كُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ بِنِعۡمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

جمعۃ المبارک-29 جمادی الاولیٰ 1445ھ-14 دسمبر 2023ء

[مدینہ منورہ، سعودی عرب]

طلبہ سے گزارشات

1- نیت صاف رکھیں۔ علمِ دین سیکھنا اور آگے سکھانا، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پڑھے ہوئے پر عمل کی نیت سے ہونا چاہیے۔

2- ہم نے جو عربی گرامر پڑھی ہے وہ علمی سمندر میں داخلے کا ایک راستہ ہے، ابھی بہت کچھ ایسا ہے جو ہم نہیں سیکھ سکے۔ اور کوئی بھی سب کچھ نہیں سیکھ سکتا، اس لیے ہمیشہ طالب علم بن کر رہیں، سیکھتے رہیں۔

3- غرور اور فخر کے بجائے دل میں تشکر کے احساس کو جگہ دیں۔ یہ آیت پڑھتے رہا کریں:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهۡتَدِیَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ

4- زبانی شکر کے ساتھ ساتھ عملی شکر بھی ادا کریں، یہ علم دوسرے لوگ کیسے سیکھیں؟ آپ کے اساتذہ کا فیض کیسے جاری رہے؟ ان جیسے امور پر غور کرتے رہیں۔

5- اپنے فہم اور ترجمے کی صلاحیت کے بل پر اہلِ حق بزرگوں کے کیے ہوئے تراجمِ قرآن اور تفسیری ذخائر کی غلطیاں نہ ڈھونڈتے پھریں۔ یہ محرومی کا ذریعہ ہے، اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

6- فضول سرگرمیوں خصوصاً سوشل میڈیا پر وقت ضائع کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں۔ صیغوں کی بناوٹ اور معانی پر غور کریں۔ جہاں الجھن ہو، کوئی بات یا مفہوم سمجھ نہ آئے، اپنے اساتذہ یا کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔

7- مرکز اھل السنۃ والجماعۃ کے تمام اساتذہ، طلبہ، اراکین، محبین، معاونین کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ کریم اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں اخلاص کے ساتھ علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے نوازیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم

یادداشت

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ علم دین کورس [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]

شارٹ کورسز:

کل کورسز: 30 - چند اہم کورسز کے نام:

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- رمضان کورس اردو انگلش [بچوں کے لیے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- زکوٰۃ کورس [حضرات وخواتین]
- نماز کورس [حضرات وخواتین]
- عقائد کورس [حضرات وخواتین]
- حج وعمرہ کورس [حضرات وخواتین]
- ختم نبوت کورس [حضرات وخواتین]
- مسائلِ نکاح وطلاق کورس [حضرات وخواتین]

برائے رابطہ:

www.emarkaz.org +923235913337

تعارف مؤلف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت : 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم : حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب : سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت وخلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) الشیخ عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی حفظہ اللہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف: دروس القرآن خلاصۃ القرآن دروس الحدیث اسلامی عقائد کتاب العقائد

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فقہ اسلامی اسلامی اخلاق وآداب شرح الفقہ الاکبر

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک ملائیشیا جنوبی افریقہ سنگاپور ہانگ کانگ ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)